Copyright by New Era Magazine

جملہ و حقوق بحق نیو ایرا میگزین محفوظ ہیں

مصنف: کومل اکرام احمد

ناولٹ: دلِ آشنا

ناشر: نیو ایرا میگزین

ویب سائٹ: www.neweramagazine.com

ای میل: neramag@gmail.com

info@neweramagazine.com

فیس بک پیج: Fb/Page/New Era Magazine

فیس بک گروپ: New Era Magazine

انسٹاگرام: new_era_magazine

ٹوئیٹر: NewEraMagazine1

خبردار

کومل اکرام احمد نے یہ ناولٹ (دلِ آشنا) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔

اس ناولٹ (دلِ آشنا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنف کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔

لہذا کسی بھی ادارے، ڈائیجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

دلِ آشنا

(ناجین اور نوال کی کہانی)

کومل اکرام احمد

نیو ایرا میگزین پبلیشرز

Copyright by New Era Magazine

کچھ کومل اکرام احمد کے بارے میں

میرا نام کومل اکرام احمد ہے۔

میرا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ناول نگاری کا شوق بچپن سے تھا مگر کبھی سوچا نہ تھا لکھوں گی اور اللہ رب العزت مجھے عزت اور شہرت سے مالامال کر دے گا میں اپنے اللہ کی بے حد شکر گزار ہوں۔۔ ناول نگاری میں نے 2017 میں شروع کی اور ابھی تک بہت کم لکھا میرا لکھا پہلا ناول کونسا تھا یہ معنی نہیں رکھتا مگر مجھے شہرت میرے ناول ہارٹ بیٹ نے دی یہ میری جان کے قریب ترین ہے۔ بلکل ویسے جیسے شہہ رگ ہوتی ہے۔۔

مجھے محبت پر اعتبار نہیں ہے مگر میں نے آج تک صرف محبت کو ہی لکھا ہے۔ میں پریکٹیکل لڑکی ہوں۔ اور سوچ سے زیادہ ہو جانے پر یقین رکھتی ہوں میں خواب نہیں دیکھتی صرف حقیقت کا سامنا کرنا جانتی ہوں۔خواب تو ٹوٹ جاتے ہیں مگر حقیقت کبھی نہیں بدلتی میں نے اپنی لائف میں بے حد کرائسسز دیکھے ہیں جس کی وجہ سے کم عمری میں مجھے آگاہی آچکی تھی۔۔ میرا ذاتی خیال ہے ہر برا یا خوشگوار حادثہ آپکو ایک نیا تجربہ تھما جاتا ہے اس سے سیکھ لینا بہتر ہے نا کہ دل سے لگا کر تمام عمر یہ کیا ہو گیا بول کر رونا پیٹنا یا ہمدردی بٹورنا۔

میں لوگوں سے بھی یہی امید کرتی ہوں کسی کے چلے جانے یا مر جانے سے لائف کو انجوائے کرنا یا اپنی خواہشات سے منہ نہ موڑا کریں بلکہ جو ہے جیسا ہے کی بنیاد پر الحمد اللہ کہنا سیکھ لیں۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس وقت میں جو ناولٹ نیو ایرا میگزین کو دے رہی ہوں اسکا نام دلِ آشنا ہے۔یہ ایک ایسی لڑکی کی کہانی ہے جو حالات کی نظر ہو کر اپاہج ہو جاتی ہے مگر جینا نہیں چھوڑتی نہ ہی وہ ہنسنا بھولتی ہے نا اپنی پسندیدہ چیزوں یا انسانوں سے کتراتی ہے حادثاتی طور پر اسکی شادی کہانی کے ہیرو ناجین سے ہو جاتی وہ زندگی سے روٹھا ہوا شخص ہوتا جس کو نہ زندہ رہنے کا شوق ہوتا ہے۔نہ ہی کسی چیز کی امنگ مگر وہ دادو کے لئے نوال سے نکاح کر لیتا۔نوال خود اپاہج ہوتی ہے مگر زندگی سے بھرپور لڑکی وہ ناجین کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور جینے کی وجہ تھما دیتی ہے۔ناجین کی محنت سے نوال کس طرح چلتی ہے اور کہانی کا اصل کیا ہے یہ جاننے کے لئے آپکو دلِ آشنا پڑھنا ہو گا۔۔

کومل اکرام احمد

New Era MAGAZINE

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلِ آشنا

کبھی ممکن کبھی نہیں ممکن
ہر گھڑی تو خوشی نہیں ممکن

ہم نے یہ زندگی سے سیکھا ہے
سب ہے ممکن، سبھی نہیں ممکن

تان ٹوٹے ہمیشہ قسمت پر
جس کو چاہو وہی نہیں ممکن

خواب ہم نے بھی ہے وہی دیکھا
جس کی تعبیر ہی نہیں ممکن

گو تھے وعدے سبھی وہ سچے مگر

Copyright by New Era Magazine

ویسا ہونا ابھی نہیں ممکن

بھول بیٹھا ہوں اپنے گھر کا پتہ
بھولنا وہ گلی نہیں ممکن

دوست دنیا کو ہوں بنا بیٹھا
کم ہو تیری کمی نہیں ممکن

میرے لکھے میں تیری بات نہ ہو
ایسی بھی بے حسی نہیں ممکن

جی لوں میں تیری دنیا میں
ایسا کیا دو گھڑی نہیں ممکن

صبح کے چار بجے کا وقت تھا۔ سلائی مشین کی گھڑ گھڑ سے سارا گھر اٹھ گیا تھا۔ نفیسہ بیگم گھر میں جھاڑو لگانے لگیں۔ نفیس حساب رجسٹر لے کر بیٹھ گئے۔ شفیق صاحب کی سلائی مشین چلتی

Copyright by New Era Magazine

ہی جارہی صرف گھر میں اکلوتی دریہ ہی تھی جو تکیہ منہ پر رکھے سوئی تھی۔ چار بار پاس سے گزرتی نفیسہ نے آواز لگائی مگر مجال تھی جو دریہ صاحبہ کی پیشانی پر بل بھی پڑ جائے وہ تو مردوں سے شرط باندھ کر سوتی تھی۔

"اٹھ جا بد بخت صبح ہوئے گھنٹوں بیت گئے ہیں فرشتے لعنت بھیجتے ہوں گے رزق دینے آتے ہوں گے اور تجھ کاہل کو سوتی دیکھ واپس پلٹ جاتے ہوں گے۔" نفیس نے کچھ لمحے تحمل سے ماں کی آوازیں سنی پھر رجسٹر بند کرتا باہر آنگن میں گیا جہاں تخت پر بے خبر دریہ سو رہی تھی۔

"اماں کیوں پریشان ہو رہی ہے ابھی نادان ہے بڑی ہو گی تو وقت کے ساتھ خود ہی سمجھ جائے گی۔ دیکھو نا میری گڑیا کتنی پیاری لگ رہی ہے سوتے ہوئے۔" نفیس کو بہن کی معصوم صورت پر پیار آیا۔

"ہاں ماں ہی بری ہے جب موت کے کنویں میں موٹر سائیکل چلانی ہوتی ہے تب نیند سوار نہیں ہوتی" نفیسہ بیگم بڑبڑاتی کچن کی طرف گئیں۔ نفیس بھی دریہ کی ناک دباتے گھر کی بیٹھک کم دوکان میں چلا گیا جہاں باپ بیٹا دونوں درزی کا کام کرتے تھے۔

****

"دری، دری، دری!" ہر طرف ایک ہی نام گونج رہا تھا دیکھنے والوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ موت کے کنویں کے اندر بائیک چلانے کے لئے پانچ لوگ تیار تھے۔ حیرت کی بات تھی یا عجیب مگر

چار مرد تھے پانچویں لڑکی، ہیلمٹ سے باہر گرتی چھوٹی سی بھوری اور گولڈن چوٹیا بہت ہی عجیب لگ رہی تھی جس میں سے کچھ بال نکلے تھے بلکل اسی طرح جیسے کٹنگ ہوئے بالوں سے نکلتے ہیں۔ دیکھنے والوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ دری کے نام کا ورد ہر زبان پر تھا۔ بائیک ریس شروع ہو چکی تھی۔ اور ناجین کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو چکی تھی۔ عدیل نے مسکراتے اسکے سر دپڑتے ہاتھ دبائے۔ "فکر مت کر یار بھابھی ہی جیتیں گی" عدیل نے بھرپور تسلی دی۔ "آمین" ناجین نے صدق دل سے دعا کی۔ وہ جانتا تھا۔ ہر بار وہی جیتتی ہے مگر ہر بار سب ہی لوگ بدل جاتے سوائے دریہ کے، اس لئے ناجین کو دھڑکا ہی لگا رہا کہیں اسکی دریہ کو ہرانے والا کوئی نا آجائے۔

کچھ لمحوں کے لئے دریہ کی بائیک ڈگمگائی تبھی ناجین کا دل بھی یک دم رکا۔ مگر جبھی دریہ کی بائیک سیدھی ہوئی اور ناجین کی رکی ہوئی دھڑکن بھی بحال ہوئی۔۔

دریہ ریس مکمل کر کے جیت چکی تھی۔ ناجین کا فون بجا دادی کا فون تھا وہ آخری نظر دریہ کی گھومتی بائیک کو دیکھتے باہر آگیا۔۔

"ناجین آواز نہیں آرہی بیٹا" دادی نے کہا۔ ناجین سرکس سے کافی دور گیا اور بات کرنے لگا۔ بات کرتے اسکا دھیان اندر کی طرف ہی تھا۔ مگر وہ اتنی دور تھا کہ با آسانی کسی بھی منظر کو نا دیکھ سکتا تھا۔ ناجین کی گاڑی کی چابی زمین پر گری جبھی عدیل آیا۔ "یار آج پہلی بار دریہ بھابی نے ہیلمٹ اتاری ہے چلو دیکھیں۔ تو دیکھے گا تو دیکھتا رہ جائے گا کیا فٹ ہے باس"

Copyright by New Era Magazine

عدیل نے کہا نا جین فون بنا کچھ کہے بند کر کے جیسے ہی پلٹا تو ششدر رہ گیا زور دار بلاسٹ ہو چکا تھا ہر طرف ابن حوا اور ابن آدم کی چیخ و پکار گونج رہی تھی۔ وہ جہاں تھا وہی رہ گیا۔۔ عدیل بھی ششدر سا کھڑا تھا۔ اس نے حواس کھوتے نا جین کو دیکھا۔۔ جو دیوانہ وار میلے کی طرف جا رہا تھا جہاں ہر طرف آگ پھیلی تھی انسانی جسم کچرے کی طرح جل رہے تھے۔ "نہیں نا جین میں تمہیں نہیں جانے دے سکتا" عدیل نے کہا۔

"میری زندگی وہاں مجھے پکار رہی ہے۔ اور تم مجھے روک رہے ہو؟" نا جین نے صدمے سے کہا۔ "کچھ نہیں بچا وہاں نا جین ہوش کر میرے یار کچھ نہیں بچا اور جو لوگ چیخ رہے ہیں یہ بھی کچھ پل کے مہمان ہیں چل یہاں سے۔" عدیل نے اسے گھسیٹا۔ جانے کیوں عدیل کی آنکھیں برستی ہی جا رہی تھیں۔ "نہیں دریہ کو کچھ نہیں ہو سکتا تم کہہ رہے تھے۔ آج اس نے ہیلمٹ اتاری ہے مم مجھے دیکھنا ہے" اپنا بازو چھڑواتے نا جین آگ کی طرف بھاگا عدیل بھی اس طرف گیا۔ ریسکیو ٹیمز آ چکی تھیں۔ پولیس کا فل حال کہیں اتا پتہ نہ تھا۔ بہت تلاشنے اور آوازیں لگانے کے بعد بھی نا جین کو دریہ نہ ملی وہ وہیں گھٹنوں کے بل گر تا رونے لگا۔ کبھی اپنے بال مٹھیوں میں بھینچتا۔ بہت دیر سے عدیل غائب تھا مٹی میں ملے خون کو جمع کرتے نا جین کو دیکھتے عدیل نے اسے اٹھایا عدیل کے لئے اسے سنبھالنا مشکل سے مشکل تر ہونے لگا۔

****

Copyright by New Era Magazine

"نفیس میری دریہ چلی گئی میں اسے ہر وقت تنگ کرتی ڈانٹتی تھی ناتو چلی گئی ہے۔ وہ مجھ سے خفا ہو کر۔" نفیسہ بیگم بلک بلک کر رو دیں۔ پورے ہفتے بعد آج لواحقین کو تدفین کے لئے انکے پیارے سونپے گئے تھے۔ دریہ کی بھی جلی ہوئی لاش دو ٹکڑے ہوئے سامنے تھی شناخت کے لئے وہ بریسلیٹ تھی جو ہر وقت دریہ کی کلائی میں ہوتی تھی۔ دریہ کا جنازہ اٹھ چکا تھا اور عدیل کی وہ سب تسلیاں بھی، جو ہر وقت متاثرہ افراد کو دیکھنے ہوسپٹل جاتے وہ دیتا کہ وہ دیکھتے ہی دریہ کو پہچان لے گا۔۔۔ دریہ لوٹ آئے گی لیکن آج ناجین کا یقین بھی ٹوٹ چکا تھا۔

سپاٹ چہرے کے ساتھ ناجین ٹی وی اسکرین کو دیکھ رہا تھا عدیل کو اسکی طویل خاموشی سے ڈر لگا۔ "دیکھ یار دریہ بھابھی کی اتنی ہی زندگی تھی۔ ہم انسانوں سے تو لڑ سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں۔ وہ ہم سے بہتر جانتا ہے کہ کب کسے دنیا میں آنا ہے اور کب کسے جانا ہے۔ مان لو کہ دریہ بھابھی تمہارا نصیب نہیں تھیں۔" عدیل نے اسکے شانے کو سہلایا۔ مگر ناجین سپاٹ ہی رہا جیسے وہ ڈیف ہو اور ہنسنا بولنا رونا جانتا ہی نہ ہو۔" عدیل اور بھی کچھ بول رہا تھا جب یک دم ناجین اٹھا۔ اور سیاہ شلوار قمیض پر سیاہ سوگوار چادر لپیٹے وہ باہر کی طرف جانے لگا۔ عدیل کو ایک دم تشویش ہوئی وہ اسکے پیچھے لپکا۔ "سنو ناجین کہاں جا رہے ہو" مگر ناجین بولے اور سنے بنا باہر نکل گیا۔ ناجین کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ عدیل جلدی سے ساتھ بیٹھا۔ "دیکھو ناجین تم صبر سے کام لو کیا تم خودکشی کرنے والے ہو؟" عدیل نے پوچھا۔ مگر گاڑی تیز رفتار سے

چلتی پھر سے سیول ہوسپٹل کے سامنے رکی۔ "اب یہاں کیوں آئے ہو ناجین؟" عدیل نے حیرت سے پوچھا۔ مگر ناجین تو یوں چل رہا تھا جیسے عدیل کو کسی چیز کی سزا دے رہا ہو۔ "مجھے یہاں کی انتظامیہ سے ملنا ہے" ناجین اتنے دن میں پہلی بار بولا تھا اور صرف اسی قدر بولا تھا۔ "تم کیا کرنے والے ہو ناجین؟" عدیل نے مسلسل پوچھتا سوال پھر سے پوچھا۔ ناجین نے رک کر گھڑی دیکھی اور انتظامیہ کی طرف چلنے لگا۔

****

ناجین نے سنجیدہ اور سپاٹ سی نظر شہیر ملک (انتظامیہ) پر ڈالی اور اپنا مدعا بیان کیا۔ "اس بلاسٹ میں جتنے بھی متاثرہ لوگ زندہ ہیں میں انکی امداد کرنا چاہتا ہوں۔ ہر طرح سے ہر قسم کی" ناجین کی بات سن کر جہاں شہیر ملک خوش ہوئے وہیں عدیل اس بات پر ازحد حیران ہوا۔ وہ تکلیف اور اذیت کی گہرائی کو چھو رہا تھا اور دوسروں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بات کر رہا تھا۔ اسے دریہ کی قسمت پر رشک آیا۔ اسی وقت ایک نوعمر وارڈ بوائے اندر داخل ہوا اور کسی بھی طرف دیکھے بنا بولنے لگا۔ "سر بلاسٹ والی جگہ پر ملبہ اٹھانے سے پانچ مزید لوگ ملے ہیں۔ اور حیرت کی بات ہے یا معجزے کی دو دن گزرنے کے بعد بھی وہ صرف بے ہوش ہیں کسی کو ایک خراش تک نہیں آئی۔"

شہیر ملک کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ "دیکھیں آج ناجین حیات چل کر ہمارے غریب خانے میں آئے ہیں اور ان پر اللہ مہربان ہوتے انکو ہمارے ملک کی خدمت کرنے کا

Copyright by New Era Magazine

موقع دے رہا ہے آپ بہت خوش نصیب ہیں۔" شہیر ملک کھڑے ہوتے ناجین کا کندھا تھپکتے جلدی میں باہر نکل گئے اور ناجین لفظ "خوش نصیب" پر تلخی سے مسکرایا۔

****

"بہت سے متاثرہ لوگ زندہ ہیں اور بہت سے ابھی تک لاوارث ہیں مگر صحت یاب ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے اب ہمیں اس پراجیکٹ کو بند کر دینا چاہیئے ناجین بہت ہوا خدمتِ خلق۔۔اب جیسے جیسے انکے گھر والوں کو معلوم ہوتا جائے گا وہ ان سب کو لے جاتے جائیں گے مجھے تو دن بدن تمہاری گرتی طبیعت کی پرواہ ہے میرا یار کیا سے کیا ہو گیا ہے۔ کیوں نا تمہاری شادی کروادی جائے" عدیل کی بات پر ناجین نے غصے سے اسکی طرف دیکھا مگر دادی نے پیار سے۔ "عدیل بیٹا اب تم دونوں کو شادی کر لینی چاہیئے کیا خیال ہے کہ تم دونوں کے بچے اب آپس میں دوستی کر لیں۔" دادی کی بات پر عدیل جھینپ گیا جبکہ ناجین سپاٹ چہرے سے ناشتہ کرتا رہا۔ "پہلے ہماری "انکی" تو دوستی ہو جائے پھر ہی یہ خاندانی دوستی آگے بڑھے گی اور اس خاندانی دوستی کے لئے ان کو یہاں آنا ہو گا۔ "

"کیوں نہیں بیٹا انشاءاللہ، میری دعا ہے جلد از جلد تم دونوں کو لڑکیاں پسند آ جائیں ورنہ میں خود پسند کر لوں گی۔۔" ناجین کو غوطہ لگنے سے دونوں کا دھیان اسکی طرف ہو گیا اور باتوں کا رخ اس طرف سے ہٹ گیا۔۔ "ہر وقت باہر جانے کو تیار رہتے ہو تحمل سے کھاتے بھی نہیں ہو" دادی فکر مندی سے بولیں۔

Copyright by New Era Magazine

***

"تھینک یو ناجین حیات صاحب، آپ نے ان چھ ماہ میں ہماری بہت مدد کی آپ نہ ہوتے تو بہت سے مریض میڈیسن نہ ملنے پر ہی مر جاتے۔"

"یہ میرا فرض تھا" ناجین نے سپاٹ چہرے سے کہتے مصافحہ کیا اور کھڑا ہو گیا۔۔ شہیر ملک کے آفس سے نکلتے ناجین کا آنے والی لڑکی سے زور دار ٹکراؤ ہوا اسی وجہ سے اُسکی بیساکھیاں گر گئیں۔ ناجین نے جلدی سے اسے سنبھالا۔ "ایم سو سوری میڈم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ آپ کو چوٹ تو نہیں لگی۔۔" اسے تھامے وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا لڑکی نے گھبرا کر اپنا آپ چھڑوانا چاہا تو بے دھیانی میں ناجین نے چھوڑ دیا وہ پھر سے گر جانے والی تھی ناجین نے پھر سے تھام لیا۔ ناجین سے آتی مسحور کن خوشبو سے گھبرا کر وہ آنکھیں موند گئی۔۔ مردانہ وجاہت سے بھرپور مرد اسکے اس قدر قریب تھا جس طرح شہ رگ ہو۔ جھک کر ایک ہاتھ سے اسکی بیساکھیاں اٹھائیں اور ناجین نے اسے دیں۔۔ "سوری ونس اگین" جلدی سے کہتے وہ شہیر ملک کے آفس سے نکل گیا۔۔۔

****

گھر کی متواتر بجتی گھنٹی سے تنگ آکر ساڑھے گیارہ بجے عدیل نے دروازہ کھول ہی دیا مگر سامنے ناجین کی غصے سے بھری سیاہ مونچھیں دیکھ کر اسے خیال آیا آج میٹنگ تھی اور وہ اس وقت نیکر اور بنیان میں سو کر اٹھ رہا ہے۔ دانت نکوستے وہ ناجین کو دیکھنے لگا۔ "ناجین حیات

Copyright by New Era Magazine

آج ہمارے غریب کدے میں چل کر آئے ہیں اسے ہم اپنی خوش قسمتی سمجھیں یا خطرے کی کوئی گھنٹی؟" عدیل کے مسکرا کر کہنے پر ناجین مسکرا بھی نہ سکا وہ سوٹ بوٹ میں تیار تھا گویا آفس سے ہی آیا ہو۔ "آدھے گھنٹے بعد ہمدانی سے ہماری میٹنگ ہے بیس منٹ کا راستہ ہے اور تمہارے پاس تیار ہونے کو صرف سات منٹ ہیں۔" ناجین کے سپاٹ لہجے پر عدیل نے دانت پیسے۔ "اور باقی کے تین منٹ باس انکا کیا کریں گے؟"

"لفٹ سے ہو کر میٹنگ روم تک جانے میں ضائع ہونگے۔ تمہارے تیس سیکنڈ یہیں کٹ چکے ہیں۔" ناجین کے سنجیدہ اکھڑے لہجے پر عدیل اسے دروازے میں چھوڑ کر اندر بھاگا اور بھاگم بھاگ تیار ہونے گا۔ عدیل اپنے گھر اکیلا رہتا تھا ساری فیملی کسی بیکورڈ ایریا میں سیٹل تھی ایک اسی کو شاہانہ زندگی کی تمنا تھی۔ جو چھڑے چھانٹ بن کر گزر رہی تھی ناجین کی شادی کے بعد ہی وہ اپنے گھر میں رنگ برنگے پر پھیلائے یا کھنکتی چوڑیاں چھنکاتے کسی کو دیکھنا چاہتا تھا۔ عدیل کا ماننا تھا اگر وہ پہلے قیدی ہو گیا تو وہ ٹھیک سے اسکی شادی انجوائے نہیں کر پائے گا چند عرصہ پہلے ناجین کا پرسنل سیکرٹری بننے کے بعد ہوئی یہ دوستی کسی بچپن کی مثالی دوستی سے بھی گہری تھی۔۔ ابھی ناجین وقت ہی دیکھ رہا تھا جب اسے کوئی ریشمی آنچل نظر آیا۔ ساتھ ہی کھنکتی چوڑیاں تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ناجین اندر چلا آیا جہاں وہ ریشمی آنچل غائب ہوا تھا وہ سادہ طرز کا بنا کچن تھا جہاں وہ وہیل چیئر پر بیٹھی جلدی جلدی ٹفن پیک کر رہی تھی۔ ناجین کو لگا وہ اسے پہلے بھی دیکھ چکا ہے مگر کہاں؟ اسے یاد نہ آیا۔

Copyright by New Era Magazine

"دے دو ناشتہ ورنہ وہ مگر مچھ مجھے کچا باہر سے کھا جائے گا اور پیٹ کے چوہے مجھے اندر سے۔" جلد بازی میں کہتے عدیل کچن میں داخل ہوا ناجین کو دیکھ کر ٹھٹکا، "تم یہاں؟" وہ دروازے میں ایستادہ ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ جیسے اندر موجود وجود کو ناجین سے چھپا رہا ہو۔ "وہ کون ہے؟" ناجین نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا۔

"کون ہے عدیل؟" اندر سے آتی مدھر کن آواز پر عدیل کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔ "تم اس حد تک گر چکے ہو؟" ناجین نے صدمے سے پوچھا۔۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟" عدیل نے خفگی سے پوچھا۔ "تم چھڑے چھانٹ تم نے گھر کا کام کرنے کو جوان ملازمہ رکھ لی وہ بھی جو معذور ہے تاکہ تم اسکا کوئی بھی فائدہ اٹھاؤ اور وہ بول نہ سکے۔۔" ناجین کے الزام پر عدیل کے چہرے پر پہلے حیرانگی پھر مسکراہٹ اور پھر وہ مسکراہٹ ہنسی اور ہنسی قہقہے میں بدل گئی وہ اس کے سامنے سے ہٹا اور اندر موجود گڑیا جیسی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے بولا۔ "تم اس بیچاری کو ملازمہ کہہ رہے ہو۔ بیوقوف یہ ملازمہ نہیں میری بڑی بہن ہے۔!" عدیل کے مذاق اڑانے پر ناجین وہیل چیئر پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتے شرمندہ ہو گیا۔ اپنی شرمندگی ختم کرنے کو وہ اسی لڑکی سے پانی مانگنے لگا۔ "آپی ایک گلاس پانی ملے گا۔"

ناجین کی بات پر عدیل کے منہ سے پانی کی وہ دھار باہر آئی جو چند سیکنڈ پہلے اندر جا رہی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

"آپی؟"گلاس رکھ کر عدیل باہر کو گیا اور چھت کی طرف منہ کر تا بلند بانگ قہقہے لگانے لگا۔۔"اوہ گاڈ یہ نوال ہے آپی نہیں۔"عدیل نے خود کلامی کی۔

"آپ تو وہی ہیں نہ جو اس دن ہوسپٹل میں مجھ سے ٹکرائے تھے۔"ناجین کا شرمندہ چہرہ دیکھتے نوال نے اسے مخاطب کیا۔۔"جی اس دن آپ بیساکھیوں کے ساتھ چل رہی تھیں آج یہاں اس طرح کیوں بیٹھی ہیں؟"نا چاہتے بھی وہ حیرانگی اور تجسس سے پوچھ گیا۔"دراصل مجھ سے کھڑے ہو کر کام نہیں ہو سکتا میری ٹانگیں تو ٹھیک ہیں مگر پاؤں پیرالائز ہو چکے ہیں مجھے عادت نہیں ہے ناں، کھڑے ہو کر بیساکھیوں کو سنبھالوں گی یا کام کرونگی اس لئے عدیل نے مجھے یہ حل بتایا۔اور مجھے بھی یہی بہتر لگا بیٹھ کر زیادہ اچھا کام ہو گا۔۔"کہتے ہوئے نوال نے اسے پانی کا گلاس دیا جسے پیتے وہ اللہ حافظ کہتا عدیل کے ساتھ باہر نکل گیا۔

****

"تم نے پہلے کبھی بتایا نہیں تم اپنی بہن کے ساتھ رہتے ہو۔پہلے جب بھی میں آیا تم تنہا ہی ملے"ڈرائیو کرتے ناجین نے پوچھا

"کیسے بتاتا کچھ دن پہلے ہی ٹپکی ہے۔اسے بھی اب میری طرح چھوٹے موٹے مکان پسند نہیں"بھرائے ہوئے منہ سے عدیل نے کہا راستے میں وہ نوال کے بنائے سینڈوچ سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

"مجھے اگر معلوم ہوتا تم اپنی بہن کے ساتھ رہ رہے ہو تو میں کبھی گھر میں اس طرح داخل نہ ہوتا۔ شرمندگی مٹانے کو ناجین نے کہا۔ "ہمم سو تو ہے۔۔۔" عدیل نے اثبات میں سر ہلاتے کہا۔ مگر اسکے چہرے پر بڑی پیاری مسکراہٹ تھی وہ بار بار ناجین کو دیکھتا اسکے اس طرح دیکھنے پر ناجین نے ایک گھوری اس پر ڈالی تو وہ اسکے بھاری ہاتھ سے بچنے کو تمیز کے دائرے میں واپس آنے لگا۔۔۔

****

ناجین کے منہ پر پھیلتی ناگواری دیکھ کر دادو نے تصویریں عدیل کے سامنے کی۔ "میری پسند کی بات نہیں دادو مگر جب تک ناجین شادی نہیں کرے گا میں کنوارہ ہی زندہ رہوں گا۔" عدیل نے ناجین کو دیکھتے کہا۔ اسکی بات پر ناجین نے کاٹ دار نظروں سے عدیل کو دیکھا۔۔

"مجھے شادی میں انٹرسٹ نہیں ہے آپ یہ کیوں نہیں سمجھتیں کہ شادی کرنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا دنیا میں ہر کسی کی شادی نہیں ہوتی۔" ناجین نے نرمی سے دادو کا ہاتھ دباتے کہا۔۔

"مگر بیٹا تم شادی کرلو تو میں سکون سے مر جاؤں گی۔ کیوں مجھ بوڑھی جان کی آخری سانس آخری خواہش پر اڑا کائی ہے۔؟

مجھے مت ستاؤ تمہیں کسی اچھی لڑکی کے حوالے کر دوں گی تو چین سے مر جاؤں گی مجھے حوصلہ ہو گا میرا پوتا اکیلا نہیں ہے اس نے کچھ کھایا ہے یا نہیں، کیا پہنتا ہے کہاں جاتا ہے۔۔" دادو کی بات پر عدیل کا قہقہ نکل گیا۔۔ جبکہ ناجین نے پیشانی مسلی۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"آپ جو اس اڑیل گھوڑے کی لگام کسی "اچھی لڑکی" کے ہاتھ دینا چاہتی ہیں۔اور جس لئے دینی ہے یہ باتیں سن کر تو مجھ جیسا شادی سے بھاگ جائے تو یہ کیسے ہاں کریں گے جو پہلے ہی جوگی بننے کا قصد اٹھا چکے ہیں۔۔"

دادو نے اپنے آنسو اپنی ساڑھی سے صاف کئے۔

"تمہارے ماں باپ زندہ ہوتے تو شائد تم انکی بات مان بھی لیتے مگر میں تو ٹھہری دادی میری کیا وقعت تمہاری زندگی میں بیٹا، میں موجود ہوں تم سے محبت کرنے کو تمہاری فکر کرنے کو تمہارے بابا کی ماں جو ہوں تم میں اپنا بیٹا نظر آتا ہے۔۔"

ناجین نے گھبرا کر انکی طرف دیکھا وہ کیسے انکو بتاتا بات وہ نہیں جو دادو سمجھ رہی ہیں بلکہ وہ تو بہت پہلے ہی کسی سے شادی کا فیصلہ کر چکا تھا اور اسکی تعبیر بہت بھیانک بن کر ختم ہوئی تھی۔۔

"دادو میں کسی عام لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا مجھے ایسی لڑکی سے شادی کرنی ہے جو دنیا کی ہر عورت ہر لڑکی سے جدا ہو وہ انکے ساتھ کھڑی ان جیسی نہ لگے بلکہ جہاں وہ موجود ہو سب لوگ اسی کی طرف دیکھیں۔میں کسی بھی عام لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا مجھے اس سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔۔" دادو اسکی طرف دیکھنے لگی تو وہ انکے بوڑھے جھریوں زدہ سفید ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگانے لگا۔"آپ میرے بابا کی ماں ہیں جس دن ایسی لڑکی ڈھونڈ لیں گی اس دن میں اسے دیکھے بنا شادی کے لئے ہاں کر دوں گا ایسی لڑکی سے محبت کرنا آسان ہو گا جس سے

Copyright by New Era Magazine

ایک دنیا محبت کرتی ہو۔" ناجین کہہ کر واپس فائل میں جھک گیا۔۔ جبکہ عدیل نے پر اسرار طور پر آنکھیں گھما کر دادو کو دیکھا اور دادو نے بھی آنکھ دباتے انگوٹھا دکھایا۔ "یہ سامنے کرو میرے کب سے ایک ہی جگہ پر اٹکے ہو۔" ناجین کی بات سن کر وہ لیپ ٹاپ اسکے سامنے کرنے لگا۔ مگر دماغ اسکا ناجین کے کھینچے گئے خاکے کی طرف تھا جو لائف پارٹنر وہ چاہتا تھا وہ ہو کر بھی اب نہ تھی کاش کہ دریہ ہوتی اور سب کتنا آسان ہوتا۔ وہ بھی ناجین کے ساتھ پر فخر محسوس کرتی۔ بہت زیادہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اونر ہونے کے ساتھ وہ مختلف ممالک کا گولڈ میڈلسٹ ڈگریز ہولڈر تھا۔ صرف اندرونی لحاظ سے ہی نہیں بیرونی طور پر بھی وہ بہت ذہین دکھتا تھا جہاں سے گزرتا اسکی ایک الگ چھاپ ہوتی بہت ہینڈسم ہونے کہ باوجود وہ ذرا بھی مغرور نہ تھا یہ تو وقت تھا جس نے ٹھوکر لگا کر اسکا دل پتھر کا بنا دیا۔۔

⁕⁕⁕

" نوال کی شادی میں میرا کیا کام؟" کارڈ الٹ پلٹ کر دیکھتے ناجین نے کارڈ پڑھے بنا ٹیبل پر رکھا۔ "کام کیوں نہیں ہے آخر کار وہ تمہاری آپی ہے۔" عدیل کے دانت پیس کر کہنے پر ناجین نے اثبات میں سر ہلاہا اور اپنی چئیر پر بیٹھ گیا۔ بلائنڈ چیک بنا کر ناجین نے عدیل کے سامنے کیا۔ "یہ اسے دے دینا وہ جو تحفہ چاہتی ہے لے سکتی ہے میری طرف سے معافی مانگ لینا میں نہیں آؤں گا۔" پین بند کرتے ناجین نے لیپ ٹاپ کھول لیا اور اس طرف مصروف ہو گیا۔ "ناجین سر، ہمیں آپ کے پیسے کی ضرورت نہیں ہے نا ہی تحفے کی میری بہن کو کسی چیز

Copyright by New Era Magazine

کی کمی نہیں ہے۔ آپ نہ بھی آئیں تو اسکی شادی ہو جائے گی۔ دنیا کی ایسی کوئی چیز نہیں جو میں اسے خرید کر نہ دے سکوں۔ اسے صرف دعاؤں کی ضرورت ہے امید ہے آپ جب بھی ہاتھ اٹھائیں گے تو اسے یاد ضرور کرینگے۔۔شادی ختم ہو گی تو آفس آجاؤں گا کوئی ضروری کام ہو تو فون کر لینا۔" عدیل غصے سے کہتا باہر نکل گیا اور ناجین نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

****

"ناجین تم شادی میں جا رہے ہو؟" دادو نے اپنی انگوٹھیاں ایک بار پھر چیک کی۔

"جلدی کریں دادو، مجھے آپکو ڈراپ کر کے آفس بھی جانا ہے۔ آپ تو ایسے تیار ہو رہی ہیں، جیسے اس نوال کی نہیں آپکی شادی ہو۔!" ناجین کی بات پہ دادو مسکرائیں۔ "تم بھی تیار ہو جاتے کچھ وقت رک جاتے عدیل کو اچھا لگے گا۔"

"اسے برا نہیں لگے گا وہ جلد ہی مان جائے گا ویسے بھی وہ جانتا ہے آج ہماری دہلی ڈیلیگیشنز سے میٹنگ ہے اگر ہم دونوں ہی نہ ہوئے تو کم سے کم دس کروڑ ہاتھ سے نکل جائیں گے۔"

"جیسے میں تمہیں جانتی نہیں ہوں، تم نے جان بوجھ کر یہی ڈیٹ دی ہو گی۔ تاکہ تم عین وقت پر کہہ سکو کہ کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔"

"ایسی بات نہیں ہے دادو میٹنگ انکی فلائٹ پر منحصر تھی یہ بات عدیل جانتا ہے۔" ناجین نے اپنی صفائی دینی چاہی۔

"کچھ دیر کے لئے آجاتے۔" گاڑی میں بیٹھتے دادو نے کہا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"اگر جلدی فارغ ہو گیا تو ضرور آجاؤں گا۔" ناجین نے نہ چاہتے ہوئے بھی کہہ دیا۔ دادو اسکی بات سے مسکرا دیں۔۔ باقی راستہ خاموشی سے کٹا۔۔

*****

دادو کو چھوڑ کر ارادہ تو یہی تھا سید ھا میٹنگ میں جائے وہ مگر شادی والے گھر میں موت سی خاموشی دیکھ کر وہ نا چاہتے ہوئے بھی اندر آ گیا سامنے اسٹیج کی سیڑھیوں پہ عدیل سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا تو سامنے ہی بہت سی خواتین کانوں میں کھسر پھسر کر رہی تھیں۔ مردوں کا ہجوم الگ تھا عدیل کے شانے پر ہاتھ رکھے کبھی کوئی کچھ کبھی کچھ نا جانے کس چیز کی معذرت تھی جو ہر کوئی مانگ رہا تھا۔

"عدیل کیا ہوا ہے؟ آج تو نوال کی شادی تھی پھر تم پریشان حال میں یہاں کیوں بیٹھے ہو؟؟" ناجین کی آواز سن کر عدیل نے چہرہ اٹھایا اسکا چہرہ سرخ انگارہ بنا تھا اور بھیگا تھا۔ "تم روئے ہو؟" ناجین نے حیرانگی سے پوچھا۔۔ "اور کوئی چارہ بھی تو نہیں۔" عدیل کے ٹوٹے لہجے پر ناجین کو معاملہ سمجھنے میں بلکل دیر نہیں لگی کہ بارات واپس لوٹ چکی ہے۔ اور سب ختم ہو چکا ہے۔ مگر ایسا کیوں ہوا؟ یہی اب معلوم کرنا تھا۔

"کیوں کیا انہوں نے ایسا۔؟" ناجین کے سوال پر عدیل نے اسے بتانا شروع کیا۔ "وہ لوگ لالچی تھے انہیں پیسے کی ہوس تھی جب میں نے بھاری رقم دینے سے انکار کیا تو وہ لوگ میری بہن کو دھتکار کر چلے گئے دکھ انکے دھتکارنے کا ہر گز نہ تھا مگر انکا لہجہ نوال کے لئے بہت

توہین آمیز تھا۔ انہوں نے کہا وہ ایک لنگڑی کو۔۔۔" عدیل روتا ٹوٹتا ناجین کے ہاتھوں میں چہرہ دینے لگا۔ یہاں کوئی بھی اب ایسا نہیں جو اسے اپنا سکے میں نے ہر قیمت اب سامنے رکھ کر دیکھ لی مگر میری نامکمل بہن اب تا عمر اکیلی رہے گی۔۔ عدیل کے لہجے میں موجود کاٹ دادو کے دل میں ہونے لگی۔

انہوں نے اندر سے دلہن کے جوڑے میں آتی نوال کو دیکھا جو منہ میں گلاس تھامے بیساکھیوں سے چل رہی تھی حسین صورت و سیرت کہاں کمی تھی؟ صرف پاؤں میں جان نہ تھی۔ نوال نے نرم سے تاثرات لئے عدیل کو دیکھا اور وہیں بیٹھ کر دانتوں میں پھنسا گلاس پکڑا اور بغل سے پانی کی بوتل نکالی۔ پانی ڈال کر وہ عدیل کو دینے لگی۔۔ "عدیل یہ لو پیو۔" "مجھے نہیں پینا زہر لا دو۔" عدیل کی بات پر دادو اسے دیکھنے لگیں۔ "اس سب میں اس بیچاری کا کیا قصور ہے کمی تو ان لوگوں میں تھی وہ ہیرا چھوڑ گئے۔ اچھا ہی ہوا وہ اس انمول ہیرے کے قابل ہی نہ تھے۔۔" دادو کی بات پر حوصلہ نہ کھوتے نوال نے پانی کا گلاس عدیل کے سامنے کیا۔ عدیل نے گلاس جھٹک دیا جو ناجین کا سوٹ گیلا کرتا اسکے پاؤں میں گرا۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔

"نہیں پینا یہ پانی مجھے زہر لا دو زہر بلکہ زہر تمہیں ہی کیوں نہ دوں۔ تمہیں ابھی اسی وقت قتل کر کے جیل میں چلا جاؤں گا عدیل نے دلہن بنی نوال کا گلا دبانا شروع کر دیا۔ اسکی آنکھیں ابل رہی تھیں دادو اور بہت سے لوگ چھڑوا رہے تھے مگر وہ چھوڑ ہی نہ رہا تھا۔ وہ اپنی آخری

Copyright by New Era Magazine

سانس تک پہنچ رہی تھی ناجین کے سینے سے بیساکھی ٹکرائی تو چھناکے سے وہ لمحہ یاد آیا جب ہوسپٹل کے کمرے سے نکلتے نوال سے ٹکرایا تھا جانے کب ناجین نے مٹھی بھینچی اور سیدھا عدیل کی ناک پر گھونسہ مار دیا۔۔نوال کو چھوڑ تا وہ پیچھے کو گرا۔

"جاہل ہو تم جاہل کیا کمی نظر آتی ہے تمہیں اپنی بہن میں؟ یہ تمام لڑکیوں سے منفرد ہے۔ اس لڑکی سے تو کسی کو بھی محبت ہو جائے پھر تمہیں کیوں نہیں ہوئی؟"

"بہن سے محبت کرنے پر کھوئی ہوئی عزت نہیں لوٹ آتی آج اگر اسکی ڈولی نہیں اٹھے گی تو جنازہ ہی اٹھ جائے گا۔"عدیل ناک سے بہتا خون صاف کرتے ٹوٹے گلاس کا کانچ لئے آگے بڑھا نوال زور دار چیخ مارتے ناجین کے ساتھ لگ گئی۔۔

"ٹھیک ہے تو پھر آج اسکی ڈولی ہی اٹھی گی۔"دادو نے ہاتھ سامنے پھیلاتے عدیل کو نوال تک جانے سے روکا۔۔۔"کون کرے گا اس بدبخت سے شادی۔"عدیل نے کسی جاہل مرد کی طرح کہا۔وہیں خوف و حراس سے نوال مزید ناجین سے چپک گئی۔۔

"میرا ناجین کرے گا نوال سے شادی۔۔"دادو کے اعلانیہ انداز میں کہنے پر ناجین کی گرفت نوال کے گرد سے ڈھیلی پڑ گئی۔۔وہیں نوال بھی بجلی کی سی تیزی سے اس سے الگ ہوئی۔

دونوں ایک دوسرے سے نظر ملانے کے قابل نہ رہے تھے۔ناجین اپنے بال مٹھیوں میں دباتا تھوڑا دور ہوا۔۔۔"دادو آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں اور نوال یہ ناممکن ہے۔۔"نوال کی

Copyright by New Era Magazine

بیساکھیوں کو دیکھتے ناجین کو دریہ کی بائیک یاد تھی جو بجلی کی رفتار سے موت کے کنویں میں چلتی تھی۔۔۔

"میں یہ نہیں کر سکتا۔" ناجین نے احتجاجاً کہا۔ مگر اسکی آواز اس قدر آہستہ تھی کہ وہ خود بھی نہ سن سکا۔

"ناجین حیات کیا تم میری نامکمل بہن سے نکاح کر کے اسکی زندگی کو مکمل کرو گے؟" عدیل کے پوچھنے پر ناجین کو لگا نوال ننگے سر بے آبرو تپتی ریت پر کھڑی ہو۔ اور اسے ڈھانپنے والا آنچل صرف ناجین کے پاس ہو کب کیا ہوا وہ نہیں جانتا تھا کسی نے دریہ بولا یا نوال وہ نہیں جانتا تھا اسے صرف دری دری کی آواز آ رہی تھی اور موت کے کنویں سے تیز رفتار چلتی بائیک کی، کسی نے ناجین کا شانہ دبایا تو دبی چنگاریاں سُلگاتے اسکے ہونٹ قبول ہے کا ورد کرنے لگے۔۔۔

***

گھر کے باہر گاڑی روک کر ناجین نے گاڑی کے دروازے کھولے آگے بیٹھی دادو اور پیچھے سے بیساکھیوں کے سہارے نکلتی نوال۔ دادو کو نکالتے کچھ دیر وہ نوال کے نکلنے کا انتظار کرتا رہا مگر کوشش کے باوجود بھی وہ نکل نہ پائی تو ناجین جھلا کر پیچھے گیا اور اسے گود میں لیتا گھر کر دروازے تک گیا جہاں دادو حیران تھیں وہیں نوال بھی بت بنی اسی کی طرف دیکھنے لگی مگر وہ بنا اسکی طرف دیکھے دہلیز تک گیا اور ملازم کو آوازیں دینے لگا نوال نے گھبرا کر نظر اسکے کھلے

Copyright by New Era Magazine

گریبان پر رکھ لی جہاں مردانہ وجاہت سے بھرپور مظبوط سینہ نظر آرہا تھا اور ان سے جھانکتے وہ جان لیوا بال نوال کو لگا وہ بال بھی اسے دیکھ کر سرگوشیاں کر رہے ہیں اس لئے وہ گھبرا کر آنکھیں موند گئی۔۔ ملازم آیا تو نوال کو اتار کر اسے بیساکھیوں کے سہارے کھڑا کر تا وہ اپنا کالر درست کرنے لگا نوال کا قدم بیساکھوں کے سہارے گھر کے اندر جانے کو تھا جو دہلیز پر ہی رک گیا وجہ دہلیز سے پلٹتا ناجین تھا وہ جو بنا کچھ کہے بے تاثر چہرے سے پلٹ رہا تھا۔۔
وہ نامکمل تھی بے سہارا تھی مگر اس قدر بھی نہیں جو اسکا مجازی خدا اسے بیچ راہ میں چھوڑ کر بھاگ جاتا۔ اسے زندگی کی خوشیوں سے بے اعتبار کر جاتا۔ دادو کی آواز دینے پر بھی وہ نہ رکا زن سے گاڑی اڑاتا وہ گھر کی حدود سے نکل گیا آنسو پیتی نوال اکیلی اس گھر میں داخل ہوئی جہاں اب باقی کی تمام زندگی رہنا تھا۔ کسی کی زندگی پر زبردستی مسلط ہو جانے کی بے عزتی اس وقت کوئی نوال سے پوچھتا کوئی اس سے پوچھتا وہ زمین میں کس حد تک گڑ چکی ہے۔۔۔

***

رات کے اندھیرے میں وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسکا دل سکون سے بھرنے لگا نوال وہاں موجود نہ تھی کم سے کم روائتی بیویوں کی طرح وہ گھونگھٹ اوڑھے اسکے انتظار میں نہ تھی۔
کچھ ہی دیر میں وہ فریش ہو کر آیا اور دن بھر کی تھکا دینے والی مشقت یاد کرنے لگا وہ وجود سے نہیں دل اور دماغ کی جنگ سے تھک چکا تھا۔ دل اگر دریہ کا تھا تو دماغ نوال کے حق میں چیختا تھا۔ مگر دماغ کی بات پر دل ہر بار نفی میں جواب دیتا وہ تھک چکا تھا۔ اسے ذہنی سکون کی

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ضرورت تھی۔وہ سوجاتا مگر اسکے کمرے میں ہونے والی ہلکی سے دستک اسے ہوش کی دنیا میں واپس لے آئی۔۔

"آجائیں"ناجین کی اجازت ملنے پر دادو کمرے میں داخل ہوئیں دادو کو دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا۔

"آپ اوپر کیوں آ گئیں مجھے نیچے بلالیا ہوتا۔"ناجین نے انہیں دیکھتے کہا اور ہاتھ دے کر اپنے پاس بٹھالیا۔۔

"کام مجھے تھا اس لئے مجھے ہی آنا تھا لاڈ صاحب کے پاس بلکہ یوں کہیے میری غلطی تھی۔۔۔اسکی معافی مانگنے آنا تھا۔"دادو کی بات پر وہ سوالیہ نظروں سے انکو دیکھنے لگا جیسے انکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔

"تم نے وہاں ایک بار بھی شادی سے انکار نہیں کیا مجھے لگا تم رضامند ہو گے مگر تم نے جس طرح دہلیز پر اس بچی کو چھوڑا مجھے تو کیا ہر نوکر کو یہی لگا تم نے کوئی کچرا اپنی کار سے نکال پھینکا ہو۔اگر ہمیں اتنا برا لگ رہا ہے تو سوچو نوال کے دل پر کیا گزری ہو گی۔وہ تو تمہارے اس رویے سے اس قدر ڈر چکی ہے کہ اس کمرے میں آنے سے گھبرا رہی تھی بہت مشکل سے ساتھ والے کمرے میں سلایا ہے رو رو کر پاگل ہوتی جا رہی تھی۔وہ بچی بارات کے لوٹ جانے پر بھی نہ روئی تھی اپنے بھائی کو حوصلہ دیتی رہی مگر جانتے ہو وہ تمہاری بے رخی سے کیوں روئی؟"دادو کی بات پر ناجین نے نفی میں سر ہلایا چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"جب کوئی ہاتھ نہ دے تو دکھ نہیں ہوتا مگر جب کوئی ہاتھ بڑھا کر بیچ راستے میں آپکو تن تنہا

Copyright by New Era Magazine

چھوڑ دیتا ہے تو بھیڑ کے ڈر سے اکثر معصوم لوگ رو پڑتے ہیں۔۔ وہ بہت معصوم اور سادہ دل ہے ہاں تمہاری ڈریم گرل جیسی عجیب اور الگ نہیں ہے پھر بھی وہ الگ ہے کیونکہ اسکے جذبات ان چھوئے ہیں وہ خود میں سمٹی محبت ہے اس سے وابستہ ہر دکھ ہر درد اب تمہارا ہے اسکی فکر کرنا تمہارا فرض ہے تم محبت نہ بھی کرو تو اسے عزت دو اب یہ تم پر لازم ہے ایک دنیا کے سامنے تم نے اسکا ہاتھ تھاما ہے۔ اب تم چاہو یا نہ چاہو تمہیں نبھانا پڑے گا یہ تمہاری نہیں تمہارے باپ کی عزت کا سوال ہے۔ اسکے دل سے اپنا خوف ختم کرو۔ جاؤ اسے لے کر آؤ۔" دادو کی بات پر ناجین نے جھکا سر اٹھایا اور خفا نظروں سے انہیں دیکھا۔ "صبح جا سکتا ہوں اس وقت تھک چکا ہوں؟" اس نے فرار چاہی۔۔ "ابھی جاؤ صبح تک جو خوف اور بدگمانی اسکے دل میں بھر جائے گا وہ تم چاہ کر بھی نہیں نکال پاؤ گے۔" فرار کے تمام رستے دادو نے مقفل کیئے۔۔ "ٹھیک ہے۔ مگر آپ تو مجھ سے معافی مانگنے آئی تھیں ڈانٹنے لگ گئی۔" بہت عرصے بعد ناجین نے کوئی بات خود سے کی تھی۔ دادو مسکرا دیں۔ "ہاں تو اپنے بچوں سے معافی کیا مانگنی انکو تو حکم دیا جاتا ہے۔ انکا فرض ہے اسکی تکمیل کرنا۔!" دادو اسکا سر سہلاتیں آہستگی سے باہر نکل گئیں۔ کچھ دیر وہ یونہی بیٹھا بے مقصد اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو پڑھتا رہا کہیں بھی دریہ کا نام نہ ملا پھر کمبل دوسری طرف ہٹا کر جوتا پہن کر ساتھ والے کمرے میں گیا ناجین کا خیال تھا وہ دادو کے کہنے کہ عین مطابق اب تک رو رہی ہو گی یا ایک طرف سکڑی سمٹی بیٹھی خوف سے تھر تھر کانپ رہی ہو گی جیسا کے فلموں اور ڈراموں میں دکھایا جاتا ہے

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

مگر اسکے برعکس نوال کے چہرے پر بہت سکون تھا وہ کمبل پیٹ تک لئے بہت سکون سے سو رہی تھی آج تک ناجین نے کسی کو اتنے سکون سے سوتے نہ دیکھا تھا وہ دبے قدم چلتا نوال تک گیا۔ اسکی لمبی گھنیری پلکیں رخساروں پر جھکی تھیں ایک پل کو ناجین کا دل چاہا وہ چھو کر دیکھے کہیں وہ مصنوعی تو نہیں ہیں پھر سر جھٹک دیا اور خود سے کہا۔ "مجھے کیا پڑی ہے اصلی ہوں یا نقلی۔" میک اپ سے پاک شفاف چہرے پر نور کا ہالہ تھا وہ نماز کے اسٹائل میں دوپٹہ لئے سو رہی تھی شائد سونے سے پہلے وہ نماز پڑھ کر فورا لیٹ چکی تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ ناجین کا انتظار کرتی رہی ہو اور اسکی آنکھ لگ گئی۔ خود تو وہ سو رہی تھی مگر ناجین سر درات میں اس طرح کھڑا اسے بیوقوفوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔

خفگی سے وہ اسے گھورتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔ نوال کی وجہ سے اسکی نیند میں خلل ڈلا تھا اور خود وہ سکون سے سو رہی تھی۔۔۔ راستے میں پڑے نوال کے کھلے بیگ سے ناجین کا پاؤں ٹکرایا جس سے سب چیزیں بکھر گئیں۔۔۔

****

نفیسہ بیگم آج صبح بھی تڑکے اٹھ گئی تھیں، نفیس حساب کا رجسٹر لئے بیٹھا تھا تو شفیق صاحب کی سلائی مشین درجنوں کپڑے سی چکی تھی اب تو صبح ہوئے چار گھنٹے بیت چکے تھے مگر نفیسہ بیگم جھاڑو برآمدے میں لئے جوں کی توں ہی بیٹھیں آنگن میں پڑے تخت کو دیکھ رہی تھیں۔ "اٹھ جاؤ دریہ کیا مردوں سے شرط باندھی ہے، سورج سوا نیزے پر پہنچ چکا ہے اور یہ

لڑکی اب تک سو رہی ہے مجال ہے جو کان کے نیچے جوں بھی رینگ جائے۔" اماں کی آواز پر دریہ نے کھیس منہ تک کر لیا۔ "سونے دو اماں پھر موٹر سائیکل ٹھیک سے نہیں چلتی۔ اگر موٹر سائیکل چلاتے مر گئی تو سب سے زیادہ تمہیں ہی یاد آؤں گی پھر رونا مت" دریہ کی بات پر نفیسہ بیگم غصے سے آگے بڑھیں مگر خالی تخت دیکھ کر ٹھٹک گئی۔۔ "دریہ میری بچی دریہ توں کیوں چلی گئی؟ کیا نیند اتنی پیاری تھی ہمیشہ کے لئے سو گئی۔" دوپٹے کا کونہ منہ میں دبائے وہ بے آواز روتی چلی گئیں۔ سلائی مشین اپنی رفتار سے چل رہی تھی۔ اسی طرح نفیس کا حساب کرتا ہاتھ کبھی کبھی چند منٹ کے لئے رک کر بٹن ٹانگنے لگتا۔ تو کبھی ترپائی کرنے لگتا پھر ویسے ہی حساب شروع ہو جاتا۔۔

***

"اصولاً تو مجھے ناشتہ لانا چاہیئے تھا۔ مگر پھر سوچا تم بڑے لوگوں میں ایسا رواج نہیں ہوتا ہو گا۔ اس لئے خالی ہاتھ چلا آیا سوچا اب اکیلے کیا ناشتہ کرنا جا کر تمہاری بیوی کے ہاتھ سے ہی کروں گا۔ کہاں ہیں بھابی؟"

"بھابی یا تمہاری بہن؟" عدیل کی آخری بات پر ناجین چونک اٹھا۔ ناجین کے دیکھنے پر عدیل نے زبان دانتوں میں پھنسائی "یار ہر وقت تصور میں تمہاری بیوی کو بھابی کہتا تھا اب منہ سے نکل گیا ہے کہاں ہے ویسے؟ "

Copyright by New Era Magazine

"سو رہی ہیں۔" ناجین نے بتایا اور پھر سے موبائل پر مصروف ہو گیا۔ "ابھی تک؟ آج تو کم سے کم وقت پر اٹھ جاتی ایک تو وہ سوتی بہت ہے۔ اچھی طرح سمجھایا بھی تھا مگر پھر وہی کٹوا دی نا سسرال میں ناک" عدیل کی بات پر ناجین نے نظر اٹھائے بنا کہا اٹس اوکے سونے دو۔ "ویسے بھی اسکے ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے اچھا ہی ہے جتنا کم ہمارا سامنا ہو" دل میں سوچتے ناجین سیڑھیوں کی طرف متوجہ ہوا جہاں سے بیساکھی کی آواز آرہی تھی اسکی ٹک ٹک رکی۔ "اب اسے نیچے کون اتارے گا مگر یہ کل اوپر گئی کیسے؟" ناجین نے جھلا کر سوچا "اب اسے نیچے اتارنا پڑے گا۔" موبائل رکھ کر وہ سوچتا کھڑا ہوا مگر ناجین کی حیرت سے انتہا نہ رہی جب وہ زمین پر بیٹھ گئی اور خود ہی سیڑھیاں اترنے لگی یعنی وہ دکھانا چاہتی تھی اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں وہ اکیلی چل سکتی ہے۔ "تو مجھے بھی کیا ضرورت ہے پروا کرنے کی اچھا ہی ہے اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔" ناجین نے ایک نظر نوال پر ڈالی جو اپنے بھائی سے مل رہی تھی۔۔

❊❊❊

"یہ کیا ہے؟" ناجین نے سوالیہ نظر سے بند لفافے کو دیکھا "یہ تمہارا ہنی مون پیکج ہے۔۔" دانت نکوستے عدیل نے کہا۔

"فل حال ایسا کوئی شوق نہیں، مجھے جانا ہوا تو چلے جاؤں گا۔" بے دھیانی میں ناجین نے کہا۔

عدیل کے چہرے پر پھیلتی خفت دیکھ کر ناجین کو اندازہ ہوا جس کے بارے میں بات ہو رہی

Copyright by New Era Magazine

ہے وہ عدیل کی بہن ہے۔"میرا مطلب ہے دادو گھر میں اکیلی رہ جائیں گی پھر میرا نہیں خیال نوال گھومنے پھرنے کا شوق رکھتی ہے۔(ہر وقت کمپلیکس میں رہتی ہو گی)"آخری بات ناجین نے دل میں سوچی۔۔

"تمہاری خام خیالی ہی ہے نوال ہم دونوں سے زیادہ گھومنے کی شوقین ہے۔تم نے اس سے یقیناً پوچھا ہی نہیں ہو گا۔"عدیل کی بات پر وہ مصنوعی مسکرایا تا کہ خوشگوار شادی شدہ زندہ کا اشتہار لگ جائے۔"ہو سکتا ہے وہ میرے ساتھ جانے میں کمپلیکس محسوس کرے"دل میں سوچتے وہ پین گھمانے لگ گیا۔۔

"میں گھر جا کر نوال کو بتا دوں گا۔"ناجین نے بات ٹالتے جھوٹ گھڑا۔۔"کہاں کا ہنی مون پیکج ہے یہ؟"ناجین نے پوچھا۔

"فوٹرس میں بندو خان ہوٹل کا۔"عدیل کی بات پر ناجین حیرت سے بولا۔"واٹ"؟؟

"مذاق کر رہا تھا یار نوال کا پاسپورٹ وغیرہ نہیں ہے۔اس لئے فل حال یہ آج رات ڈنر کے پاسز ہیں۔"عدیل نے شرمندگی سے کہتے ناجین کی طرف دیکھا۔"اٹس اوکے۔"تم نے جو سوچا کافی ہے مگر تم یہ مان لو تمہیں مجھ سے زیادہ اپنی بہن کی پرواہ ہے اسی کے لئے سب کر رہے ہو نا؟"ناجین کے پوچھنے پر عدیل نے نفی میں سر ہلایا۔"نہیں یار سب تمہارے لئے ہے سب کچھ۔۔۔تم مانو گے نہیں مگر مجھے تم سے بہت عقیدت ہے بہت محبت ہے۔۔"ناجین کا ہاتھ تھپتھپاتے عدیل بولا۔۔ناجین اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

****

"نوال" پہلی بار ناجین نے اسے مخاطب کیا تھا وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا جب گھر کے لان میں اس نے داخل ہوتے ہی نوال کو کرکٹ کھیلتے دیکھا۔ اپنی بے ساکھیوں کو اپنی طاقت بنائے وہ جتی رہی وہ اسے کمزوری ماننے کو تیار ہی نہ تھی جیسے وہ ہار ماننا جانتی ہی نہ ہو وہ منفرد تھی بہت منفرد اسکی دریہ کی طرح بھیڑ میں بھی پہچانی جانے والی، دادو اور مالی اور کالونی کے سب بچے نوال کے ساتھ لگے تھے جو گھر ہر وقت سنسان رہتا تھا وہاں ادھم دھوم مچی تھی۔ ناجین پل بھر اسے دیکھتا رہا پھر اسے پکارا۔ "نوال" مگر وہ سن کے ہی نا دے رہی تھی۔۔ یک دم تیز رفتار سے بے ساکھی چلاتے نوال کا توازن خراب ہوا اور وہ منہ کے بل گرتی مگر ناجین نے فوراً اسے تھام لیا۔۔ خود کو محفوظ تصور کر کے نوال نے بند آنکھیں کھولیں اور ناجین کے کپڑوں سے آتی کلون محسوس کرنے لگی۔۔۔ "جب کھیل نہیں سکتی تو کھیلتی کیوں ہو؟ ابھی گر جاتی چوٹ لگتی اور تمہارے بھائی کو لگتا تم خوش نہیں ہو تمہارا شوہر مارتا پیٹتا ہے۔۔" اسے بیساکھی پکڑا کر کھڑا کرتے وہ ساتھ ساتھ تیز آواز میں بول رہا تھا۔۔ ایک دم نوال ہنس پڑی اسکی ہنسی جلترنگ بن کر چاروں طرف بکھرنے لگی۔ نوال کے قریب کھڑا ناجین اس ہنسی کے بھنور میں خود کو بہتا محسوس کرنے لگا۔۔

"تمہیں لگی تو نہیں بیٹا؟؟ منع بھی کیا تھا کھیلنے سے مگر تم نے میری ایک نہ سنی اور مجھ بڈھی کو بھی لگا دیا۔" دادو فکرمندی سے بولیں۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں دادو چیک کریں۔۔"نوال نے باری باری دونوں ہاتھ چھوڑ کر دکھائے۔اور دادو کا گال چوما ناجین کی حیرت سے آنکھیں پھٹنے لگیں "کیا اسکی دادو اور نوال ایک دن میں گھل مل گئی تھیں؟ یہ سب کب ہوا تھا؟؟ کیا وہ اسکی دادو چھیننے کا ارادہ رکھتی تھی؟"وہ غصے سے اسے گھورتے اندر جانے لگا۔۔"سنیئے؟نوال کی مدھر آواز پر وہ فورا پلٹا۔

"جی"ناچاہتے ہوئے بھی وہ پوچھ بیٹھا۔"آپ مجھے پکار رہے تھے اس وقت گیم چل رہا تھا اب بتایئے؟"نوال اور ناجین کو باتیں کرتا دیکھ دادو مسکراتی اندر چلی گئیں،بچے بھی ناجین کو دیکھ کر کب کا بھاگ چکے تھے۔۔۔"(نئی دلہنوں والی ذرا بھی جھجھک اور شرم تو اسے چھو کر نہیں گزری پہلی ایسی بے شرم دلہن دیکھی ہے۔آخر چیز کیا ہے یہ؟؟)"دل کی بات دل سے کہتے وہ زبان سے کچھ اور پوچھنے لگا۔

"آج رات ڈنر پر چلو گی؟"

"ضرور یہ بھی پوچھنے کی بات ہے آپ مجھے فٹافٹ سے بتائیں آپ کیا پہنیں گے میں پریس کردوں گی۔۔"نوال نے چٹکی بجاتے کہا اور ایکسائٹمنٹ میں چند سیکنڈ کے لئے اس نے تالی بجانے کو ہاتھ چھوڑے جبھی ناجین نے اسے سنبھالا۔

"تم دھیان سے کھڑا ہونا ہی سیکھ لو تو بہت ہے اور تمہیں خوامخوہ ہی زحمت ہو گی میرے سب کپڑے لانڈری سے پریس ہو کر آتے ہیں شکریہ تم اپنے بھی دے سکتی ہو۔"پہلے غصے سے اور آخر میں مذاق بناتے ناجین نے کہا۔"زحمت کیسی؟آپ کے کام کرنا تو میرے لئے عین

Copyright by New Era Magazine

ثواب ہے۔"ناجین کی خفا مونچھیں چھیڑ کر وہ اس طرح بولی جیسے سالوں پرانا ساتھ ہو۔۔۔"آئندہ آپکے سب کپڑے لانڈری بھی میں کروں گی اور پریس بھی نوال جانے کیا کیا کہہ رہی تھی مگر ناجین کا دھیان اسکی انگلی کیطرف تھا جو اسکی مونچھوں کے گرد منڈلا رہی تھی۔۔"تمہاری جو مرضی آئے کرو مگر مجھ سے دور رہو۔"ناجین کا لہجہ توہین آمیز تھا۔اس نے نوال کا ہاتھ جھٹک دیا اس بار گرنے ہی والی تھی مگر خود ہی سنبھل گئی پھر اپنی جلترنگ ہنسی بکھرا کر ہنسنے لگی۔"تم نوال تم پاگل ہو بے عزتی بھی محسوس نہیں ہوتی؟"ناجین نے دانت کچکچا کر کہا۔۔

"بے عزتی کیسی؟میں تو آپکی عزت ہوں اور آپکی تحویل میں،عزت دیں گے تو آپکی عزت، بے عزتی کریں گے تو آپکی بے عزتی کیونکہ میں تو آپکی عزت ہوں ناں!"نوال نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔

"آٹھ بجے سے پہلے تیار رہنا۔"درشت لہجے میں کہتے وہ اندر چلا گیا۔۔

"میں بھی آرہی ہوں۔"نوال کی آواز پر کان لپیٹتا وہ اندر چلا گیا۔۔یہ لڑکی اسکے لئے افشاں ثابت ہو رہی تھی جتنا اسے دور کرتا وہ اتنی ہی چپکتی جاتی۔۔

***

ساڑھے سات بج رہے تھے جانے میں بھی وقت لگتا مگر ابھی تک نوال کے تیار ہو کر آنے کے دور دور تک آثار نہیں نظر آرہے تھے۔۔غصے سے کھولتا وہ اسکے کمرے کی طرف

Copyright by New Era Magazine

گیا۔ ارادہ تھا کہ اسے کہہ دے اسے اب نہیں جانا عدیل جب پوچھے گا تو جو ہو گا دیکھی جائے
گی مگر وہ لیٹ کسی طور کہیں نہیں جاتا تھا۔ اشتعال میں وہ اسکے کمرے میں بنا دستک دیئے
داخل ہوا اور ساکت رہ گیا جب اسنے وہیل چیئر پر بیٹھی ساڑھی باندھے نوال کو ریڈ اور
مہرون کا کوئی دلکش شیڈ اپنے ہونٹوں پر لگاتے دیکھا بڑی بڑی گھنیری پلکیں لائنر لگا کر اور بڑی
ہو گئی تھیں اور بھنوؤں کو چھو رہی تھیں۔۔ پرانی فلمز کی ہیروئنز کی طرح لمبا کھینچا لائنر لگایا گیا
تھا۔ لائنر اسکی موٹی گھور سیاہ آنکھوں پر بہت بھلا لگ رہا تھا گندمی رنگت نفاست سے کئے
میک اپ کی وجہ سے نکھر کر بہت بھلی لگ رہی تھی۔۔ "میں کوئی غیر تو نہیں ہوں آپکی بیوی
ہوں آپ اندر آسکتے ہیں بلکہ میرے سامنے بیٹھ کر مجھے دیکھ سکتے ہیں۔ بیوی کو دیکھنے پر ٹیکس
نہیں لگتا۔ یوں چوری چوری بت بن کر کیوں دیکھ رہے ہیں؟" نوال نے بریسلیٹ پہنتے کہا۔
اور وہیل چیئر کے قریب رکھی اپنی بیساکھیاں اٹھانے لگی۔۔۔ ناجین کا خواب چھنا کے سے
ان بیساکھیوں نے توڑ دیا چند منٹ پہلے آنکھیں کوئی حسین خواب بننے لگی تھیں وہ ان
بیساکھیوں کو دیکھ کر کرچی کرچی ہو کر آنکھوں میں چبھنے لگا تھا۔۔۔
میرے کپڑے گندے ہو جائیں گے؟ اف یو ڈونٹ مائنڈ آپ مجھے اٹھا کر نیچے لے جا سکتے
ہیں؟" نوال کی بات پر ناجین غصہ نہ دبا سکا۔

Copyright by New Era Magazine

"جب چل ہی نہیں سکتی تو اپنی ٹوٹی ٹانگیں لے کر اوپر آتی ہی کیوں ہو؟" غصے سے بولتے وہ جھکا اور اسے اپنی گود میں بھرنے لگا نوال نے اپنے دونوں ہاتھ ناجین کے گلے میں ڈال لئے نوال کی اس حرکت پر وہ اسے گھورنے لگا۔ مگر وہ مسکراتی رہی۔

"قسم سے بہت ہینڈ سم لگتے ہیں غصے میں کیا ہی ایسا غصہ فواد خان کو آتا ہوگا۔" نوال کی اس بات پر وہ بے بسی سے ہنس دیا۔ "کیا ہی کوئی دنیا میں ڈھیٹ نوال سا ہوگا۔" ناجین کی بات پر وہ اپنی جادوگر ہنسی سے ہنس دی۔ لاؤنج میں بیٹھی دادو نے نوال اور ناجین کو سیڑھیاں اس طرح اترتے دیکھا تو خوشی سے پھولے نہیں سمائیں بہت عرصے بعد انہوں نے ناجین کو ہنستے دیکھا تھا۔ وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگیں کہ انکا انتخاب بلکل درست تھا۔

"تم یہاں بیٹھو میں تمہاری اسٹکس لے آتا ہوں۔" دادو کو دیکھ کر وہ ادب کے دائرے میں بولا۔ "نہیں بس ٹھیک ہے آپ مجھے ایسے ہی لے جائیں مجھے نہیں لے جانا ان کو ڈیٹ پر ساتھ۔" نوال نے فرمائش کی۔

"نوال بلکل ٹھیک بول رہی ہے وہ ساڑھی سنبھالے گی یا بیسا کھی؟" دادو بھی پیش پیش تھیں۔

"جب سنبھالی نہیں جاتی تو پہنی ہی کیوں تھی؟

تھان تو وہ لپیٹے جو سنبھال سکے۔ اب کیا میں باہر ہوٹل میں انٹرس سے ٹیبل تک اسے یوں لے جاؤں گا؟ "

Copyright by New Era Magazine

Fb/Page/New Era Magazine

"اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔" دادو نے بات جاری کی۔ "مجھے نہیں لے جانا انکو ساتھ آپ نے پرامس کیا تھا۔" نوال نے سر اسکے شانے سے لگاتے کہا۔۔ "تم اپنا وعدہ نبھاؤ بچی کا دل مت توڑو۔" دادو نے گھورا۔ "اوکے اللہ حافظ ہونٹ پھیلا کر وہ مسکرانے کی کوشش کرتا بولا۔ نوال کو کسی طرح گاڑی میں پٹخ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

"تم نہایت ہی جھوٹی بیوی ہو۔۔ میں نے کونسا وعدہ کیا تھا" ناجین کے کہنے پر نوال دیر تک ہنستی رہی ناجین نے غصے سے لب بھینچے۔ "مجھے جھوٹ سے نفرت ہے۔ پتہ نہیں کتنے جھوٹ بول کر میری لائف میں آئی ہو

"آئندہ میں تمھیں ڈنر پر نہیں لے جاؤں گا۔" غصے سے فرمان جاری ہوا

"لنچ چلے گا۔۔" دوبدو کہا گیا۔

"سوچنا بھی مت۔" دانت کچکچاتے بولا گیا۔

"سوچنا کیوں انجوائے کریں گے۔" وہ مزے سے بولی۔

"تم نہایت بدزبان بیوی ہو۔" وہ تھک کر بولا۔

"لو آپ نے مجھے کبھی لڑتے یا غصہ کرتے دیکھا ہے؟ نہیں نہ تو پھر اپنی لاڈلی بیوی پر ایسا الزام مت لگائیں۔۔"

"بے لگام۔" منہ میں بڑبڑاتے اس نے گاڑی کی رفتار مزید تیز کر دی۔۔

* * * *

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

شرمندگی کی کوئی انتہا نہ رہی جب ناجین کے ہاتھوں میں نوال کو دیکھتے لوگوں کی سیٹیاں بجنے لگیں لوگ کلیپ کرتے تو کوئی پکچر بناتا نوال شرما کر چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیتی ناجین کا بی پی تیز ہونے لگا۔۔"اس سے بہتر تھا تم اپنے وہ ہتھیار ساتھ لے آتی شرم سے ڈوب مرو لوگ یہی تصویریں میڈیا پر لگائیں گے۔"ناجین کو غصے سے کھولتے دیکھ وہ ہنستی رہی۔۔۔"کونسا میری اکیلی کی ہیں میرے ہینڈسم شوہر کے ساتھ ہیں اور میرا چہرہ تو آپکے سینے میں چھپا ہے کوئی پہچان بھی نہ پائے گا۔۔اگر زیادہ بھوک لگی ہے تو کھانا آڈر کر لیں۔مجھے مت کھا جایئے گا۔۔"نوال کی بات پر وہ گھورتا رہا۔اتنے میں ویٹر آ کر آرڈر لینے لگا۔۔"چکن مکھنی کھاؤں گی ساتھ بون لیس اور فرائیز،بریانی،رائتہ،شامی کباب،حلوہ،نہاری اور کولڈرنک بس۔"آرڈر لکھوانے کے بعد وہ مسکرا کر ناجین کی کُھلی آنکھوں میں دیکھنے لگی جو اس وقت ضرورت سے زیادہ کھلی تھیں۔۔"یہ سب تم اکیلی کھاؤ گی؟"ناجین نے پوچھا۔"ہاں تو کیا مسئلہ ہے بل میرا بھائی دے گا آپکو تو نہیں دینا پڑ رہا۔"اپنے چھوٹے چھوٹے کٹے ہوئے بال غصے سے جھٹکتے نوال نے نہ نظر آنے والے آنسو صاف کیئے۔۔۔

"میں صرف انکے کھانے میں سے چکھوں گا آپ بس یہی لے آئیں۔"بیرے کو بھیجتے ناجین نوال کے نقلی آنسو دیکھنے لگا پھر ٹیبل سے اٹھا کر ٹشو دیا۔۔"نہیں چاہیئے آپکی جھوٹی ہمدردی، سب جانتی ہوں میں یہ ٹشو اسی لئے دیا ہے تاکہ میرا میک اپ خراب ہو جائے۔۔اور میں پیاری نہ لگوں"نوال کے بے تکے الزام پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی بے بسی سے ہنس دیا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"تم کیا چیز ہو نوال؟ کس قسم کے میٹیریل سے بنی ہو؟"

"مجھے کیا معلوم؟ آپ ہاتھ لگا کر دیکھ لیں۔" نوال نے اپنی شفاف کلائی اسکے سامنے کی۔۔ جسے دیکھتے وہ کھوئے ہوئے لہجے میں کہنے لگا۔

"مجھ سے شادی کرنا تمہاری بیوقوفی تھی۔ مجھ سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ میرے پاس تمہیں دینے کو کچھ نہیں ہے۔ تمہیں اپنے جیسے کسی انسان سے شادی کرنی چاہیئے تھی۔" ناجین کی بات ابھی جاری تھی مگر وہ بات کاٹ گئی۔" آپکا مطلب ہے اپنے جیسے لنگڑے یا ٹونڈے سے؟ کر تو سکتی تھی مگر پھر سوچا بچے بھی لنگڑے اور ٹونڈے نہ پیدا ہو جائیں یہاں کم سے کم یہ امید تو ہے بچے باپ پر گئے تو ہینڈ سم پیدا ہوں گے "نوال کی بات پر ناجین کا ایسا قہقہہ نکلا کہ آس پاس کے لوگ پلٹ کر اسے دیکھنے لگے ناجین کے لئے تمیز سے بیٹھنا محال ہوا تو ٹیبل ہی بجا دی۔۔ "راک وائف"

"دیکھا یہ زندہ دلی کی نشانی ہے میرے ساتھ رہنے کا اثر ہے۔" نوال نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔ "کتنی دیر ہوئی ہے تمہیں میری زندگی میں آئے؟" ناجین کی بات پر نوال جھٹ سے بولی۔ "اکیس گھنٹے اور چودہ منٹ"

"دور رہو مجھ سے تم مجھ سے زیادہ خطرناک ہو۔" ناجین کے وارن کرنے پر نوال نے ناک سے مکھی اڑائی۔ "روک سکتے ہیں تو روک لیں۔"

"تم سچ میں منفرد اور انوکھی ہو اسی لئے کہتے ہیں انسان کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیئے کب کیا بات عرش پر جا کر مکمل ہو جائے کوئی نہیں جانتا اور تمہارے معاملے میں یہی ہوا ہے؟"

"کیا مطلب؟" نوال نے حیرانگی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں کھانا آرہا ہے۔" ناجین نے بات پلٹ دی۔

***

"اتنا مزہ آیا نہ کل دادو ڈنر کا میں تو کہتی ہوں ہر روز ایسے ہی ہم باہر جائیں اور آپ بھی چلیں بہت مزہ آئے گا۔" نوال کی پٹر پٹر سر سے گزارتے ناجین اخبار سامنے رکھے ناشتے میں مشغول تھا۔ وہ دل میں عہد کر چکا تھا کہ آج کے بعد وہ نوال کے ساتھ کہیں نہیں جائے گا۔ وہ کیا ہی احساسِ کمتری میں جاتی وہ خود احساس کمتری میں چلا گیا تھا۔ جس طرح لوگ اسکی ہنسی پر پلٹ کر اسے دیکھتے ناجین کو جیلسی ہونے لگتی آج سے پہلے جہاں وہ ہوتا تھا وہاں لوگ صرف اسے دیکھتے تھے مگر اب ایک جادوگر کی ہنسی سے لوگ اسکے پہلو میں دیکھتے تھے۔

"آج شاپنگ پر چلیں آپ نے شادی کے بعد ایک بار بھی شاپنگ نہیں کروائی۔۔" نوال نے منہ بُھلائے کہا۔ "اپنی شادی پر شاپنگ نہیں کی تھی؟" ناجین نے جتا کر کہا اور نیپکن سے منہ صاف کرتا کھڑا ہوا۔ "شادی پر شاپنگ تو اپنی کی تھی مگر مجھے اپنے لئے نہیں کسی اور کے لئے کچھ خریدنا تھا اگر آپ چاہتے ہیں میں آپکے پیسوں سے کسی کے لئے کچھ نہ خریدوں تو ٹھیک ہے میں عدیل سے پیسے لے لوں گی۔" نوال نے نارمل لہجے میں کہا مگر دادو کو نجانے کہاں

Copyright by New Era Magazine

سے اس میں خفگی کی بو آنے لگی۔ جان چھڑوا کر جاتے ناجین کو روکا۔"رکو ناجین تم شام کو جلدی آنا اور جو میری بہو کہے گی لے کر دینا یہ اب تمہاری ذمے داری ہے چاہے وہ اس چیز کو استعمال کرے یا نہ کرے۔ یہ ہمارے خاندان کی توہین ہو گی وہ اپنے بھائی سے پیسے مانگے۔"

ناجین تو کیا بولتا نوال قلقل کرتی ہنس دی۔۔۔"سوری"وہ قہقہہ روکتے ناجین کو بولی۔

"سوری دادی آپ بولیں کہاں تھیں آپ۔"نوال کے کہنے پر دادو دونوں کو گھورنے لگیں۔

"یہ تمہاری عجیب منفرد دعائیں ہی ہیں جو قبول ہو گئی ہیں۔" دادو جتا کر بولیں۔"مانتا ہوں کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلے الفاظ واپس نہیں آتے یہ بعض دفعہ ہمیں تھپڑ سے بھی زیادہ زور سے لگتے ہیں اور بھیڑ کی طرح چپک جاتے ہیں۔ لے جاؤں گا تیار رہنا اوپر سے نیچے نہیں لاؤں گا تم مجھے شام کو پورے چھ بجے باہر ڈرائیو وے میں ملو۔ نا ایک منٹ اوپر نہ نیچے۔"

دانت پر دانت جما کر کہتا وہ باہر نکل گیا پیچھے سے اسے نوال کے ساتھ دادو کی بھی ہنسی سنائی دی۔۔

***

شاپنگ تو کیا کرنی وہ بے بی اینڈ بابا شاپ میں گھس گئی اور پوری چار ٹرالی کھلونوں سے بھر لی۔

"یہ سب لو گی؟ کرو گی کیا انکا؟" سن گلاسز اتار کر وہ حیرت سے چلایا۔"اپنے بچوں کو دوں گی انکا روم سیٹ کرنا ہے دیکھو ذرا کم نہیں لگ رہے؟

ایک کمرہ ہو گا پنکی کا دوسرا اٹینی کا تیسرا ادامی کا اور چوتھا۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

"تمہارے بچے بھی ہیں؟" نوال کی بات کاٹ کر وہ پہلے سے زیادہ حیرت سے چلایا۔

"ہیں تو نہیں مگر ہوں گے فیوچر میں۔" وہ کمال تحمل سے گویا ہوئی۔

"تم نے مجھ سے مشورہ کئے بنا فیوچر پلان کر لیا اور شاپنگ بھی کرنے آ گئی اگر مجھے معلوم ہوتا تم یہ سب کباڑ لو گی تو چلتی گاڑی سے تمہیں کہیں پھینک آتا۔"

نوال نے اسکی مونچھ غصے سے مروڑی۔۔ "ایک تو میں نے آپ کے لئے آسانی کی ہے انسان کا دھندا سدا وہ نہیں رہتا اگر بچوں کے آنے تک ہم غریب ہو گئے تو؟ یا آپ مر چکے ہوئے؟ میں کہاں سے لوں گی یہ سب الا بلا اور میں سوچ کر کانپ جاتی ہوں میرے بچوں کا بچپن کھلونوں کے بنا گزرے۔"

کمر پر ہاتھ جمائے ناجین دیر تک رک رک کر بے بسی سے ہنستا رہا۔۔ نوال ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہی۔ "ٹرالیاں گھسیٹ کر بل دیتے اس نے رسید نوال کی گود میں ادب سے پھینکی۔

"دیکھا کتنی بچت ہو گئی۔ ڈیڑھ لاکھ اور بارہ ہزار میں چار بچوں کے کھولنے آ گئے پاپ کارن کھاتی وہ تفاخر سے بولی۔۔ مگر ناجین کا موڈ اس قدر خراب تھا وہ کچھ سن بھی نہ پا رہا تھا۔ وہ سوچ چکا تھا وہ آج ہی نوال سے دو ٹوک بات کرے گا۔۔

****

رات کے گیارہ بجے نوال کے کمرے میں دستک ہوئی۔

Copyright by New Era Magazine

"کم ان۔" کی آواز سنتے وہ اندر آیا وہ فروٹ سلاد کھاتی کسی کتاب کے مشغلے میں مصروف تھی اسے دیکھ کر پھر سے کتاب پر جھک گئی۔

"نوال مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" ناجین کے سنجیدہ لہجے پر وہ کتاب بند کرتی اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔ "بولیں"

"یہاں نہیں میرے کمرے میں آؤ۔"

"اس وقت؟ وہ حیران ہوئی۔

"تمہیں مجھ پر اعتبار ہونا چاہیئے مجھے کسی بہانے کی ضرورت نہیں مجھے صرف تم سے بات کرنی ہے۔۔۔" ناجین سنجیدہ تھا۔

"اٹھا کر لے جائیں میرا اسٹیکس کے ساتھ چلنے کا موڈ نہیں۔" نوال بازو اٹھا کر شرارت سے بولی۔

"میں لے تو جاؤں گا مگر واپس آتے تم خود آنا پسند کرو گی اس لئے تم انکے سہارے ہی آؤ۔۔" ناجین کی بات پر وہ کندھے اچکاتی بیساکھیوں کے سہارے اسکے کمرے تک گئی۔۔۔

"یہ دیکھو نوال یہ ہے سنگ مرمر سے بنا تاج محل محبت کی نشانی یہ میں نے اصلی تاج محل کی طرح سنگ مرمر سے ہی بنوایا ہے مگر یہ بہت چھوٹا ہے لیکن میری محبت چھوٹی ہر گز نہیں ہے۔ یہ مجھے پہلی رات اپنی ہمسفر کو دینا تھا جو مجھ سے قدم سے قدم ملا کر چلے۔ وہ تم نہیں ہو نوال وہ

Copyright by New Era Magazine

دریہ تھی میری محبت میری زندگی"ناجین کے اعتراف پر وہ صرف تاج محل دیکھ رہی تھی۔

ناجین کو لگا اسکی آنکھوں میں حیرت اور حسرت ہے۔

"یہ ہے میری دریہ۔۔۔"نوال کے سامنے بہت سی تصویریں کرتے ناجین نے کہا"سب سے منفرد سب لڑکیوں سے الگ اس جیسا کوئی نہیں اس جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔"نوال نے کانپتے ہاتھوں کی لرزش محسوس کرتے بھی بہت ہمت سے تصویریں دیکھی اور دیکھتی ہی رہ گئی کسی ایک تصویر میں بھی دریہ کا چہرہ نہ تھا۔۔سب میں وہ ہیلمٹ پہنے تھی۔۔"چہرہ۔۔" نوال نے مرمری سی آواز میں پوچھا۔"میں نے کبھی نہیں دیکھا۔۔"ناجین نے تصویریں لیتے تحمل سے بتایا۔"اور کبھی دیکھ بھی نہیں پاؤں گا۔ "

"کیوں؟"نوال نے ہمت کرکے پوچھا۔۔

"میری دریہ اب۔۔۔۔کیونکہ وہ۔۔۔دراصل وہ موت کے کنویں میں بائیک ریسر تھی۔اور وہی ایک دن بلاسٹ میں دریہ بھی۔۔۔۔میں وہیں تھا،وہیں موجود تھا جانے وہ کیسی تھی اللہ نے ہر چیز پر پردہ ڈال دیا۔مجھے اسکے چہرے سے محبت ہوتی تو اب تک اسے بھول بھی جاتا مجھے تو اس کے منفرد ہونے سے محبت تھی ویسا تو کوئی نہیں ہو سکتا تم بھی نہیں،بلکہ اسکی جگہ کوئی لے ہی نہیں سکتا۔میں نہیں جانتا میری محبت کی انتہا شاہ جہاں جتنی ہے یا نہیں مگر میری محبت تب تک زندہ ہوگی جب تک میں زندہ ہوں۔وہ تو جانتی بھی نہیں ہوگی کوئی ایسا بھی ہے جو اسکے فراق میں جل جل کے راتیں گزارتا ہے۔میں ایک بار بھی اسکی قبر پر نہیں گیا مجھے

Copyright by New Era Magazine

پہلے یقین کرنا ہو گا وہ نہیں رہی یقین آئے تو جاؤں گا مگر دل جو ہے نہ یہ کبھی جانے نہیں دے گا یہ ہر وقت کہتا ہے در یہ زندہ ہے یہاں میرے دل میں، اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں؟ میں کبھی کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا ہماری شادی ایک حادثہ تھی۔ ورنہ میں کسی بھی لڑکی کی زندگی خراب کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔ تم نے جو میرے متعلق سوچا، جانا وہ محض دھوکہ ہے تم خود کو دھوکا مت دو، اگر تم اس گھر سے جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو، تم جو چاہو گی میں وہ پے کرنے کے لئے تیار ہوں مگر میں، خود تمہارا نہیں ہو سکتا۔" نوال کے ہاتھ سے تصویریں پھسل کر گر گئیں۔۔ بھیگی ہوئی تصویریں اکھٹی کرتے وہ جانتا تھا وہ رو رہی ہے تمام عمر کے روگ سے یہ رولینا ہی بہتر تھا۔۔ ناجین کو انتظار تھا وہ اب چیخے گی چلائے گی واویلا کرے گی۔ پھر عدیل کو فون کرے گی اور اسکی اور عدیل کی دوستی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی شائد اب دشمنی میں بدل جاتی مگر ایک دم وہ ہنسنے لگی۔۔ اور بولی بھی تو کیا۔؟ "میں یہ تاج محل لے جاؤں دیکھوں تو سہی کتنے گرام یا تولہ سنگ مرمر اس پر لگا ہے؟" آنسو صاف کرتی وہ شرارت سے بولی جیسے اسکا مذاق بنا رہی ہو۔ اسکی حرکت پر ناجین نے لب بھینچے۔۔ "تم نوال۔ تم سمجھتی کیوں نہیں میں تم سے محبت نہیں کرتا نہ ہی اب محبت ہو گی "

"جانتی ہوں سن لیا ہے چلانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی مجھے یہ پوچھنا تھا یہ تاج محل کتنے میں لیا ہے؟ ہو سکتا ایسی اندھی محبت مجھے بھی کسی سے ہو جائے اور سنگ مرمر کا چھوٹا موٹا تاج محل دینا پڑ جائے۔"

Copyright by New Era Magazine

"اپنے کمرے میں دفع ہو جاؤ۔ تم سے بات کرنا بے کار ہے" ناجین نے تاج محل چھین کر رکھا۔

"جا رہی ہوں موچھڑ، مگر یاد رکھنا ایک دن تم مجھے خود یہ دو گے اور میں یہ یہیں چھوڑ جاؤں گی۔" اپنی بیساکھیوں سے اسے ڈراتے وہ باہر نکل گئی۔۔

"یا اللہ اس لڑکی پر کوئی بات اثر کیوں نہیں کرتی؟" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔

٭٭٭

"سلمان ابھی تک ناشتہ نہیں بنا مجھے دیر ہو رہی ہے۔" ناجین نے غصے سے آواز لگائی۔۔

"میری تو خود آنتیں سکڑ رہی ہیں۔ اللہ جانے اس لڑکے کو آج کیا ہوا ہے۔ ناشتہ بن ہی نہیں رہا۔" دادو کے کہنے پر ناجین غصے سے کھولتا اٹھا۔ "میں دیکھتا ہوں کیا مسئلہ ہے۔ کر کیا رہا ہے آج" مگر کچن میں جاتے وہ چکرا کر رہ گیا وہیل چیئر پر بیٹھی نوال چار انڈے ایک ساتھ گھما رہی تھی اور سلمان کو گھور رہی تھی۔ کب کونسا انڈا ہاتھ میں ہوتا اور کونسا گھوم رہا ہوتا یہ تو نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔ ان انڈوں کو دیکھتے ناجین کی آنکھیں چکرا گئیں۔ "تم مجھے افلاطون کی بہن یا سرکس میں کام کرنے والی لگتی ہو۔" دانت کچکچاتے ناجین نے تجزیہ پیش کیا۔۔

"خاموش!! آپ دیکھ نہیں رہے میں بات کر رہی ہوں۔" انڈے گھماتے وہ ناجین کو گھور رہی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

" روکو انہیں۔ فوراچھوڑو" وہ بھی گھوری ڈال کو بولا۔ نوال کی حرکت پر اسکی آنکھیں اور دماغ گھوم رہا تھا عین ممکن تھا وہ وومٹ کر دیتا۔

"روک دیا۔۔"نوال نے انڈے ہوا میں ہی چھوڑ کر وہیل چیئر فورا پیچھے کی، سب ایک ساتھ نیچے گرے۔۔

"تم ناشتہ کیوں نہیں لارہے؟"نوال کی بد تمیزی کو اگنور کرتے وہ سلمان سے مخاطب ہوا۔

"کیسے لاؤں صاحب؟"وہ منمنایا۔نوال بی بی کب سے ناشتہ بنانے کی ضد کر رہی تھی سب انڈے انکے پاس تھے۔ مگر آپ نے سب تڑوا دیئے۔ سلمان کے بتانے پر ناجین نے صدمے سے بی بی اور پھر انڈوں کو دیکھا"۔۔

"تم باہر آؤ تم سے کس نے کہا تھا میرے گھر کے معاملے میں دخل دینے کو؟ "

"یہ میرا بھی گھر ہے، انفیکٹ میرا ہی گھر ہے۔"وہ ناک چڑا کر بولی۔۔"نوال تم مجھے تنگ کرنا بند نہیں کر سکتی؟ جب تمہیں معلوم تھا صرف یہ چار ہی انڈے ہیں تو تم نے توڑے کیوں؟" وہ بے بسی سے بولا یہ لڑکی اسے ہر طرح سے بے بس کر دینا چاہتی تھی وہ اسکی چال سمجھ چکا تھا۔۔"آپ نے ہی کہا تھا روک دوں تو روک دیئے۔ دادی کہتی ہیں مجازی خدا کی بات پر انکار کرنے سے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔"نوال کی بات پر ناجین نے سر کچن کے دروازے سے پیٹا۔۔"اب تمہیں بات مان کر انعام مل گیا۔"وہ غصے سے کھولتا بولا۔"ناشتہ بناتی تو ملتا انعام

Copyright by New Era Magazine

مگر اس کالے کلوٹے سلمان خان نے اور آپ نے میرے ارمانوں پر پانی پھیر دیا خیر باہر سے کچھ کھالیں لنچ میں خود بنا کر لاؤں گی۔"

" اسکی ضرورت نہیں تم بس مجھے تنگ کرنا بند کر دو تمہیں اس گھر میں رہنا ہے تو رہو مگر میری ہر چیز سے دور رہو۔۔"

"میں کیوں دور رہوں؟" وہ ڈھٹائی سے گویا ہوئی۔

"کیونکہ تم میری کوئی نہیں ہو" ناجین نے سخت لہجے میں کہا۔

"کالے کلوٹے سلمان خان تم بتاؤ میں کون ہوں؟" نوال نے باورچی سے پوچھا۔

"مالکن" وہ منمنایا۔

"سن لیا مالکن ہوں میں۔" وہ فخریہ انداز میں بتانے لگی۔ "بند کرو اپنی یہ بچکانہ حرکتیں ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔

انگلی اٹھا کر ناجین وارن کر رہا تھا مگر نوال کا دھیان کہیں اور تھا لب سختی سے بند کئے وہ اسے گھورتا باہر نکل گیا۔۔

***

آفس میں بیٹھا وہ جانے کن خیالوں میں کھویا تھا دل کچھ کہتا تھا اور دماغ کچھ اور خواہشات کرتا۔ دل اگر نوال کی ذہانت پر جھکتا تو دماغ اسے دریہ اور نوال کا فرق تسلیم کرنے پر مجبور کرتا۔ عدیل جو کب سے اسے دیکھ رہا تھا اب کے فائل دھپ سے میز پر گرائی اور خود ساختہ

Copyright by New Era Magazine

کوشش سے ناجین کے گود میں جگہ بنانے لگا۔"کیا کر رہے ہو یار تمہیں اور تمہاری بہن کو مجھ سے چپکنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے۔ "

"کیا کہا؟"عدیل نے دیدے پھاڑ کر پوچھا۔۔اسکی حیرت اور اپنی بیوقوفی پر ناجین سٹپٹا گیا۔۔

"میرا مطلب کر کیا رہے ہو تم؟ "

"وہی جو تم کر رہے ہو تب سے ایک ہی اینگل سے گھڑی دیکھ رہے تھے مجھے یہاں سے گھڑی عام سی لگ رہی تھی پھر سوچا وہاں سے کچھ خاص نظر آ رہا ہو تو میں بھی وہیں جگہ بنانے لگا۔۔ تاکہ دیکھ سکوں وہاں تمہیں کیا اسپیشل نظر آ رہا ہے۔"عدیل کی بات بے دھیانی سے سنتے ناجین نے اسکے شانے پر سر رکھا۔"یار میں بہت پریشان ہوں اور میرا کوئی ایسا دوست بھی نہیں جس سے میں بات کر سکوں۔"ناجین کی بات پر عدیل نے اسکی طرف دیکھا۔"تم مجھ سے بات کر سکتے ہو۔"عدیل نے رسان سے کہا۔"کر سکتا ہوں مگر بات میری بیوی کی ہے۔" ناجین نے لگی لپٹی رکھے بنا کہا۔

"اوکے تم یہ سمجھو کہ سامنے جو ہے صرف تمہارا دوست ہے تمہاری بیوی کو وہ جانتا تک نہیں وہ صرف تم سے مخلص ہے۔"عدیل نے سنجیدگی سے کہا۔۔چند منٹ وہ عدیل کی طرف یقین اور بے یقینی کے درمیان لٹکا اسے دیکھنے لگا ٹھنڈی سانس باہر کو خارج کرتے اس نے زور سے آنکھیں بند کیں اور اسے دیکھے بنا بولا۔"کیا نوال دریہ نہیں ہو سکتی تھی؟میری زندگی میں اگر دریہ آجاتی تو کیا برا تھا؟؟کیا میں نے اپنی اوقات سے زیادہ مانگ لیا تھا؟اگر میں اس پر

Copyright by New Era Magazine

صبر کر کے نوال سے محبت کرنے کی کوشش بھی کروں تو مجھے اس کی کمی اس کے پاس جانے سے روک لیتی ہے۔ اسکے ساتھ چلنے کی کوشش کروں تو دریہ اور نوال کے قدموں کی تفریق مجھے بری طرح کھولتی ہے۔ میں کروں تو کیا کروں کیا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتی کیا وقت پلٹ نہیں سکتا کیا کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا ایک میں ہوں جو ہر وقت ہلکان رہتا ہوں ایک وہ ہے جیسے وہ دنیا میں صرف ہنسنے آئی ہے۔" اپنی بات ختم کر کے ناجین نے آنکھیں کھول کر عدیل کی طرف دیکھا جو موبائل پر جھکا تھا اور اسکے تاثرات بتا رہے تھے وہ کسی گیم میں مشغول ہے۔۔

"تم نوال کے ہی بھائی ہو۔۔" دانت پیستے ناجین نے اپنی عقل پر ماتم کیا کہ وہ اس سے بات کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا تھا۔۔ "یار تمہارا مسئلہ پتہ کیا ہے؟" عدیل نے بات شروع کی۔ "تمہیں میری اور نوال کی صلاحیتوں پر اعتبار ہی نہیں۔ تمہیں لگتا ہے تمہیں کوئی سن ہی نہیں رہا جبکہ ہم سب سن رہے ہوتے ہیں۔ دیکھو تم چاہتے ہو وہ نوال لنگڑی چلنے لگ جائے یا موٹر سائیکل چلانے لگ جائے۔" اثبات میں سر ہلاتے عدیل نے گویا بات کا نچوڑ نکالا۔ "تم اسکے ساتھ سے شرمندہ ہو نا؟" عدیل کی گہری بات ناجین کو ڈوب مرنے تک لے گئی وہ سر تھام گیا وہ نظر اٹھانے لائق ہی نہ رہا تھا۔۔ "میں آج نوال کی سب رپورٹس اور میڈیسنز بھیج دوں گا تم ڈاکٹر سے کنسلٹنٹ کر لینا آئی تھنک اسکے کچھ سیشن رہتے ہیں پھر وہ چلنے لگ جائے گی اور ہاں ناجین نوال لنگڑی یا اپاہج نہیں ہے اسکے پیر ذہنی شاکڈ سے جام ہو چکے ہیں وہ ہمیشہ سے ایسی نہ تھی۔ میں نے بہت کوشش کی مگر اسے شاکڈ سے نہیں نکال سکا۔ مگر تم یہ بات

Copyright by New Era Magazine

بہتر طریقے سے کر لو گے۔۔"عدیل کی بات پر ناجین چونک اٹھا۔۔"شاکڈ؟؟کیسا شاکڈ کیا ہوا تھا اسے؟ "

"دراصل۔۔"عدیل نے بولنا شروع کیا اور ساری بات دھیرے دھیرے بتانے لگا۔

"مجھے معلوم تھا صرف تم سے سننا چاہتا تھا"ناجین نے کرسٹل بال میز پر گھماتے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا نوال نے بتا دیا مگر کب؟"عدیل ششدر رہ گیا۔

"وہ کبھی نہیں بتائے گی وہ اس حادثے سے شرمندہ ہے اور جس چیز سے انسان کو شرمندگی ہو وہ کبھی اس بات کا اشتہار نہیں لگاتا۔میں اپنی سی کوشش کروں گا اسے اس المیے کو بھلانے میں۔"ناجین کی اچھائی پر عدیل کی آنکھیں بھیگ گئی۔

"میں تمہارا احسان مند رہوں گا۔"وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

***

"یہ سب ڈاکٹر اور سیشن بیکار ہیں۔میں بہت کوشش کر چکی ہوں میں ٹھیک نہیں ہو نگی۔۔" سیب کترتے نوال نے ناجین کی امیدوں پر پانی پھیرا"کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے تم نے اپنی کی اسے اپنی کر کے دیکھ لینے دو۔"دادو نے اسے سمجھایا۔۔۔

"مگر ہر سیشن کے دوران جو ٹارچر ہوتا ہے وہ میری ٹانگوں اور پیروں کو آتا ہے۔"نوال نے لفظ چبا کر ادا کئے اور خفا ہوتے گلاس ڈور سے باہر دیکھنے لگی۔"تم صرف اس ٹارچر کے بارے

Copyright by New Era Magazine

میں بات کرتی ہو اسی کی بارے میں سوچتی ہو اگر تم ٹھیک ہونے کے بارے میں سوچو تو ٹھیک ہو سکتی ہو۔"

"ناممکن آپکا خیال ہے میں ٹھیک ہونا ہی نہیں چاہتی میرا دل کرتا ہے میں ایک بے کار شے کی طرح کونے میں پڑی رہوں؟ جسے نا اسکا شوہر دیکھنا پسند کرتا ہے نا جس کی کوئی اپنی مرضی ہے۔ میں دوسروں کی طرح بھاگتے ہوئے کرکٹ نہیں کھیل سکتی انکی طرح فیشن کر کے اپنے گھر کے پورچ کو ریمپ سمجھ کر نہیں چل سکتی۔ میرا شوہر گھر آئے تو اسے ویلکم کرنے بھاگ کر اسکے سینے سے نہیں لگ سکتی میں اگر کسی دن دیر سے اٹھ جاؤں تو وہ میرے کمرے میں جھانکنے تک کی پرواہ نہیں کرتا۔ میرے رشتے داروں سے اپنے دکھ درد روتا ہے اپنی سابقہ محبت کا اور میرا مقابلہ کرتا ہے میں اسکی نظر میں ایک بے کار شے ہوں جو اسکے گلے پڑ گئی۔۔ آپ جانتے ہیں مجھے جو اذیت ہوتی ہے؟ نہیں آپ نہیں جانتے اگر میں پیدائشی اپاہج یا معذور ہوتی تو صبر کر لیتی لیکن میں جو نہیں ہوں وہ میں نہیں ہوں۔۔"نوال نے تیز لہجے میں کہا۔

ڈرائینگ روم میں خاموشی چھا گئی دادو اور ناجین ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

ایک دم پھر وہ بولی مگر اس بار لہجہ نرم اور شرمندگی سے بھرپور تھا۔۔

"ایم سوری۔ میں نے آپ سے بدتمیزی کی۔ آپ جس ڈاکٹر کی بات کر رہے ہیں ان سے مشورہ کر لیں۔ میں ملنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ ذرا ٹی وی کا ریموٹ پکڑائیں گے؟"نوال بھی

Copyright by New Era Magazine

نوال تھی اسکی طرف دیکھنے سے گریز کرتی وہ خود ہی بیساکھی پکڑ کر ریموٹ پکڑنے لگ گئی

ناجین اور دادو ابھی تک ویسے ہی بت بنے بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

***

"کیا کچھ محسوس ہو رہا ہے؟"ہتھوڑا نوال کے پاؤں پر بجاتے ڈاکٹر نے پوچھا۔"نہیں۔"نوال نے چھت کو گھورتے جواب دیا۔۔اب کی بار ڈاکٹر نے پہلے سے زیادہ زور سے لگائی۔"اب محسوس ہوا کچھ؟ "

"نہیں۔۔ "

"اور اب۔"بھاری ضرب لگاتے ڈاکٹر نے کہا۔۔

"نہیں۔۔"چھت کو گھورتے وہ سپاٹ چہرے سے بولی۔۔

"اب بتایئے گا۔"ڈاکٹر نے پھر سے مارنا چاہا تو ناجین نے درمیان سے ہی انکا ہاتھ پکڑ لیا جبڑے زور سے بھینچے تھے۔"اگر اسے درد محسوس نہیں ہو رہا تو آپ اس پر کوئی اور سیشن کر لیں مگر اسکی بونز کو ٹارچر مت کریں۔۔"

"دیکھیں ناجین حیات صاحب ہمیں اپنا کام کرنے دیں ہمیں بہتر معلوم ہے یہ کیسے ٹھیک ہو نگی۔۔ڈاکٹر میں ہوں آپ نہیں"ڈاکٹر نے کہا۔۔"اپنی سو کالڈ ڈاکٹریٹ اپنے پاس رکھیں، ہمیں کوئی علاج نہیں کروانا۔۔چلو اٹھو ہمیں ان سے کوئی علاج نہیں کروانا۔"اشتعال میں آتے ناجین نے نوال کو سہارا دیا۔۔وہ خاموشی سے اٹھ گئی اور ڈاکٹر گھورتا رہا۔۔

Copyright by New Era Magazine

"کہا تھانا بہت ٹارچر دیتے ہیں پیروں میں درد ہو نہ ہو دل میں ہوتا ہے۔۔اب دیکھئے گا تین چار ماہ پیروں سے نیل ہی نہیں جائیں گے۔" گاڑی میں بیٹھی نوال نے باہر دیکھتے کہا۔۔"تم پریشان مت ہو میں تمہیں کسی اور ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا وہ ایسا نہیں کرے گا۔۔ " ناجین کی تسلی پر نوال کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ناجین کو وہ مسکراہٹ اپنا تمسخر اڑاتی محسوس ہوئی۔۔

***

"یہ تو بہت برا ہوا، کیا ایسا کوئی ڈاکٹر نہیں جو نوال کو ٹارچر دیئے بنا اسے ٹھیک کر دے۔" دادو نے ناجین نے پوچھا۔

"نہیں ہر کوئی ایک ہی بات کہتا ہے یا یہ ٹارچر یا پھر کوئی شاکڈ ہی اسے ٹھیک کر سکتا ہے۔ کیونکہ اسکی ٹانگیں کسی شاکڈ سے مفلوج ہوئی ہیں۔ "

مگر ایسا کیا شاکڈ نوال کو ملا ہے جو وہ چلنا بھول گئی؟" دادو نے ناجین سے پوچھا۔۔

"معلوم نہیں میں نے کبھی پوچھا نہیں شائد بچپن کا کوئی حادثہ ہو۔"ناجین نے بات گول کر دی۔

"مجھے بہت دکھ ہوا جب میں نے اسکے پاؤں پر وہ نیل اور اندرونی زخم دیکھے۔اندرونی زخم ایسے ہوتے ہیں جن پر ہم مرہم بھی نہیں لگا سکتے۔مجھے اس قدر دکھ ہو رہا ہے تو نوال کو کتنا دکھ ہو گا ہر روز ان زخموں کے نشان دیکھ کر۔بجھ سی گئی ہے میری بچی پہلے بھی تو اپاہج ہی تھی

Copyright by New Era Magazine

مگر کبھی اس نے اس معذوری کو دل پر نہ لیا، نہ ہی کمزوری بنا کر سر پر سوار کیا وہ گھر کے تمام ملازموں سے زیادہ تیز کام کاج کرتی ہے اور ان سے بہتر کرتی ہے اگر کرکٹ کھیلنا ہو تو تب بھی وہ دل میں خواہش نہیں رکھتی نہ ہی لان کی صفائی یا چھانٹ کرنے سے کتراتی ہے کچھ بھی دل میں ہو فٹ سے کہہ دیتی تھی مگر اب تو پہلے جیسا سناٹا گھر میں چھا گیا ہے لگتا ہی نہیں ہے یہاں کوئی رہتا ہے۔۔ کیا ایسا کچھ ہم نہیں کر سکتے کہ اسکی وہ جادوگر ہنسی قہقہے لوٹ آئیں؟" نوال کو بیساکھیوں کے سہارے آتے دیکھ دونوں خاموش ہو گئے۔۔ "یہ گرما گرم چائے۔۔ یہ سموسے اور یہ پکوریاں لیکن دادو کو صرف چائے ملے گی وہ بھی بنا چینی والی" کسی سے بھی نظر ملائے بنا وہ چائے سرو کرنے لگی جو سلمان اسکے پیچھے آتے ٹرالی میں لایا تھا۔۔ "کچھ لگا ہے کیا میرے منہ پر؟" پریشانی سے وہ سلمان سے پوچھنے لگی کیونکہ دادو اور ناجین اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔ "ناں میری بیٹی تو بہت پیاری لگ رہی ہے یہاں آؤ میرے پاس بیٹھو۔" نوال مسکراتی دادو کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ اور پکوریوں سے انصاف کرنے لگی۔۔۔ "آپ صرف چائے دیکھ رہے ہیں پی نہیں رہے کچھ کھانے کو بھی لیں ناں۔" نوال نے آفر کی۔ "اچھا سمجھی آپ ڈر رہے ہونگے یہ سلمان کی بنائی زہر سے بھی گندی چائے اور باسی سموسے ہیں مگر ایسا نہیں ہے سب چیزیں ماشاللہ بہت مزے دار ہیں میں نے ابھی سب اپنے خوبصورت ہاتھوں سے بنائی ہیں۔" نوال کی تعریف مزید جاری رہتی۔ مگر ناجین گرم چائے ایک ہی گھونٹ میں اندر انڈیل کر کھڑا ہوا۔ "تم اپنی ساری پیکنگ کر لینا۔ میں صبح آفس جانے سے پہلے تمہیں

Copyright by New Era Magazine

تمہارے گھر ڈراپ کر دوں گا۔" بنا اس سے نظر ملائے وہ اوپر چلا گیا۔ نوال کے گلے میں کچوری پھنسی تو کھانستے غوطہ لگ گیا۔۔ جس سے اسکی آنکھیں سرخ ہوئیں اور پانی بہنے لگا۔۔

"میں ٹھیک ہوں" نوال نے دادو کے ہاتھ خود سے ہٹائے۔۔

"آپ اور چائے لیں گی؟" نوال نے چائے پوٹ پکڑتے پوچھا جو اباً دادو اسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔

****

"تم نے اسے سچ بتا دیا کہ تم معذور کیسے ہوئی؟" عدیل کے پوچھنے پر نوال نے نفی میں سر ہلایا۔ "تم اسے بتا دو، یا پھر میں خود ہی بتا دوں گا۔ "

"پلیز مت بتانا میں اس سے نظر ملانے لائق نہیں رہوں گی ابھی اسکی نظر میں میری کوئی عزت نہیں، میں اس کے لئے کسی کاٹھ کباڑ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی مگر اس کے بعد کوئی ویلیو بھی نہ رہے گی۔ اسکی نظر میں بے وقعت ہونے سے بہتر یہ جدائی ہے کم سے کم اسکا نام میرے نام سے تو جڑا ہے۔" نوال کے افسردہ لہجے پر عدیل نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔ "اللہ پاک سب ٹھیک کر دے گا۔۔"

"کاش۔۔۔۔" نوال کے لب ہل کر پھر سے ساکت ہو گئے۔۔۔

***

Copyright by New Era Magazine

"آج کا ڈنر کس نے بنایا تھا؟" ناجین نے سلمان کو گھورتے پوچھا۔ "بیگم صاحبہ تو ہیں نہیں وہ میں نے ہی بنایا تھا۔" سلمان نے ہچکچاتے کہا۔

"انسانوں کا کھانا بنانے کو رکھا ہے یا گدھوں کا؟ کوئی تفریق ہے ان دونوں کے کھانے میں؟ نہایت بدذائقہ اور عجیب سے رنگ کا تھا۔ انسان کسی ایک چیز پر کمپرومائز کر سکتا ہے بار بار نہیں۔ لنچ بھی اس قدر برا بنایا تھا۔ دھیان کہاں ہے آج تمہارا؟" ناجین کا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔ "وہ جی صاحب" سلمان منمنایا۔

"آپ ایک مہینے سے بیگم صاحبہ کے ہاتھ کا کھا رہے ہیں آپ کو انکے چٹ پٹے کھانوں کا ذائقہ لگ چکا ہے ورنہ اس سے پہلے آپ یہی کھاتے تھے۔"

سلمان کی بات پر ناجین کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ "اور جو دادو کا سوپ ہے اس میں مرچی بھی پہلے کی طرح بھری تھی یہ بولو تم کام چور ہو چکے ہو۔" سلمان نے سٹپٹا کر جلدی سے ناجین کو بولا۔ "وہ جی پچھلے ایک مہینے سے مالکن نے کچھ کرنے ہی نہیں دیا ہر کام چھین لیتی تھیں۔ ذائقہ نکل گیا میرے ہاتھوں سے میرا کیا قصور ہوا۔" سلمان کے منانے پر وہ اسے وارن کرتا کمرے میں گیا مگر صبح کا گیلا ٹاول بستر پر پڑا دیکھ کر وہ نوال سے خفا ہوا جس نے اس سمیت ہر کسی کی عادتیں بگاڑ دی تھی۔ "اتنی مشکل سے اپنی اور سب نوکروں کی ٹریننگ کروائی تھی مگر ایک مہینے میں سب پر پانی ڈال گئی۔ ایسا بھی کوئی کرتا ہے بھلا" اپنے بوٹ اتارتے وہ واش

Copyright by New Era Magazine

روم میں گیا مگر وہاں بھی پانی ہی بکھرا تھا واش روم میں خود ہی وائپر لگاتے وہ ٹاول اسٹینڈ پر ٹاول لگا کر بیڈ شیڈ بدلنے لگا۔۔

"ایک وہ نوال کیا گئی یہاں کوئی بھی اپنا کام نہیں کرتا سب اپنا کام بھول گئے۔ صبح ہی سب کی کلاس لوں گا۔" ناجین نے اب کہ کمرے میں موجود ڈسٹ کو گھورتے کہا اور بیڈ پر اس طرح گرا کے صدیوں کی تھکان ہو۔

**

"ہمدانی گروپ والی فائل لے کر میرے آفس میں آئیں۔" ناجین نے اپنی ورکر کو کال کی۔

"اوکے سر صرف دو منٹ" ورکر نے پیشہ ورانہ لہجے میں کہا اور دو منٹ میں وہ ناجین کے آفس میں تھی۔ "عدیل سر کو کال ملاؤ ان سے پوچھو پچھلے ایک ہفتے سے وہ آفس کیوں نہیں آرہے اور انکو یہ بھی انفارم کر دینا میں آج رات کی فلائٹ سے ملیشیا جارہا ہوں میرے پیچھے سے انکا آفس میں ہونا بے حد ضروری ہے۔" ناجین کی بات پر ورکر عدیل کو کال ملانے لگی۔۔

"سر وہ کہہ رہے ہیں انکی بہن کی طبعیت خراب ہے وہ آسکے تو آجائیں گے ورنہ آپ انکو جاب سے فائر کر دیں۔ "

"اب تم جاؤ۔" سپاٹ لہجے میں ناجین نے کہا اور سیکٹری کے جاتے فائل چھوڑ کر فون پکڑا اور عدیل کا نمبر ملانے لگا۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہیلو عدیل۔" ناجین کی آواز سنتے ہی عدیل پھٹ پڑا۔ "مجھے سچ بتا کر شرمندگی ہو رہی ہے آپ اسے نکال دیں گے یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔"

عدیل کے چلانے پر ناجین بولنے لگا۔

"ایسی بات نہیں میں نے اسے نکالا نہیں ہے میرے لئے یہ بہت مشکل ہے۔۔۔" مگر نوال کے آنے سے عدیل کھل کر بات نہیں کر سکا۔

****

"ناجین کا فون تھا کیا کہہ رہے تھے؟ نہیں رہا گیا نا میرے بنا۔" نوال نے چھینکتے کہا۔۔

"کتنی خوش فہمی ہے تمہیں؟ وہ تمہارا نہیں بلکہ آفس آنے کا آرڈر دے رہا تھا دھمکیاں دینے پر اتر آیا ہے۔"

"ہیں!!! ایسے لگتے تو نہیں کیا کہہ رہے تھے؟" نوال نے حیرانگی سے پوچھا۔

"اس نے بولا ہے بزنس اور پرسنل کو مکس مت کرو ورنہ نقصان صرف تمہارا ہو گا یعنی میرا۔۔" عدیل نے اپنے سینے پر انگلی بجائی۔

" تم میری پرواہ مت کرو میرا ابخار اب ٹھیک ہے۔ تم صرف اپنے کام پر دھیان دو اور آئندہ جب بھی حلوہ وہ بنائیں تو زیادہ لانا۔" نوال نے حلوے کا آخری نوالہ بھی پوری کے ساتھ کھایا۔۔ اسکی بات پر عدیل نے مسکراتے میڈیسن والا شاپر سامنے کیا۔

Copyright by New Era Magazine

"اف یہ بھی کھانی پڑے گی۔" نوال نے منہ بناتے میڈیسن ہتھیلی پر رکھی۔ اسے میڈیسن دے کر عدیل کھڑا ہوا۔

"گھر کے سب کھڑکی دروازے میں نے بند کر دیئے ہیں تم تب تک دروازہ مت کھولنا جب تک میری آواز نہ سن لو، زیادہ پریشان مت ہونا اللہ سب بہتر کر دے گا محبت اگر سچی اور پاکیزہ ہو تو فاصلے سمٹ ہی جاتے ہیں۔۔" نوال کے سر پر پیار دیتے اس نے سمجھایا۔

اور گھر کے دروازے پر رک کر پلٹا۔ "جلدی آؤں گا اپنا خیال رکھنا میڈیسن وقت پر لینا اور اکیلے باہر مت نکلنا۔" عدیل کی تاکید پر وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔ اور عدیل کے جاتے ہی گیٹ لاک کرنے لگی۔۔ بیساکھیوں کے سہارے اندر جاتے نوال کے چہرے پر اداسی چھانے لگے آنکھیں چھلکنے لگیں وہ سست روئی سے چلتی کمرے تک گئی اور جو سامان ناجین کے گھر سے لائی تھی اسی بیگ کو کھولنے لگی ناجین کی فوٹو فریم جو ڈرائینگ روم میں لگی تھی وہ نکالتے نوال نے اسے اپنے سینے سے لگایا اشک بہتے بہتے فوٹو فریم کو بھگونے لگے تھے۔۔ "آپ تو دوسرے مردوں سے الگ تھے بھیڑ میں سب سے منفرد جب سب نے ساتھ چھوڑ دیا تب آپ نے میرا ہاتھ تھاما، پھر کیوں مجھے اس طرح ہاتھ تھام کر بے آبرو کر دیا۔ اب لگتا ہے ریگستان کے صحرا میں تپتی دھوپ میں کھڑی ہوں مگر کوئی نہیں جو تھام سکے، کوئی نہیں جو میرے جلتے پاؤں گیلی ریت پر رکھے یا میرے پیاسے لبوں کو شگفتگی بخش دے۔ صرف آپ تھے صرف آپ اور آپ نے اپنے گھر سے مجھے بے کار چیز کی طرح نکال دیا کیا اتنے دنوں میں آپ کو مجھ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سے ذرا سی محبت نہیں ہوئی آپ کو دریہ سے بن دیکھے محبت تھی مگر نوال کی ہر خدمت اور بے پناہ محبت دیکھ کر بھی محبت نہ ہوئی۔ صرف اس لئے کہ میں چل نہیں سکتی؟ آپ کو میرے ساتھ پر شرمندگی تھی اگر میں نے آپ کو یہ بتا دیا ہوتا میں یہاں اس حال تک کیسے پہنچی تو آپ تو میری طرف جو مسکرا کر دیکھتے تھے وہ بھی دیکھنا چھوڑ دیتے۔ میں عورت ہو کر آپ کے سامنے جھکتی رہی آپ کے گھر کو بناتی رہی اور آپ نے کیسے دو سیکنڈ میں فیصلہ سنا دیا کہ میں آپ کے گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہوں۔" آنسو پونچھتے نوال نے فوٹو فریم سامنے کیا اور انگلی اٹھا کر ناجین کی تصویر سے کہنے لگی۔ اب آپ لینے بھی آئیں تو میں نہیں آؤں گی آپ کے گھر میں اب دریہ ہی جائے گی اسی کا حق ہے۔ نوال تو کہیں نہیں ہے کبھی نہیں تھی نہ ہو گی رہیے اپنی دریہ کی یادوں کے ساتھ، آپ یادوں میں جینے کے ہی قابل ہیں۔ "

***

"تمہیں یہ فضول حرکت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ تم گھر کے جالے اتارنے لائق ہو بھی۔" عدیل نے روانی میں کہا نوال نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔ "اب مجھے پتہ چل گیا ہے نا نہیں قابل آئندہ خیال رکھوں گی۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی مگر لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔ "یار تم دل پر مت لو میں نے یہ صرف اس لئے کہا ہے کہ تمہارے سر پر چوٹ لگ گئی اگر میں کسی کام سے گھر نہ آتا اور تمہیں بے ہوش ہوا نہ دیکھتا تو جانے کب تک تم پڑی رہتی اور کب تک

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

تمہارا خون بہتا رہتا۔ اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گا تمہیں وہاں اکیلا نہیں رہنے دوں گا۔" عدیل کی بات پر وہ تھکن اور افسردگی سے مسکرائی۔

"مجھے کون رکھے گا اور کب تک ایک نہ ایک دن سب مجھے بوجھ سمجھنے لگ جائیں گے۔"

پاگل ہو تم بلکل بیوقوف میں تمہیں کبھی بوجھ نہیں سمجھ سکتا نہ ہی وہ سب۔۔" تھوڑا سا جھک کر عدیل نے نوال کی پیشانی سے بال ہٹائے اور اسکی پٹی کو چھونے لگا۔"زیادہ درد ہے؟" عدیل نے ہمدردی سے پوچھا۔ "ہلکا سا" وہ جھوٹ بول گئی۔

"ناجین ملیشیا گیا ہے۔ ورنہ تمہارا سن کر وہ بھاگا بھاگا آتا۔" عدیل کی بات پر وہ ہنس دی اور آنکھوں میں آیا پانی صاف کرنے لگی۔ "سچ کہہ رہا ہوں تمہیں یقین نہیں ہے نہ، تو میرا فون دیکھ لو کتنی کالز آئی ہیں صبح سے اسکی، جب سے اسے تمہارے بارے میں دادو نے بتایا ہے۔"

نوال ہنسی، "مجھے ہنساؤ مت میرے سر میں درد ہوتا ہے مجھے معلوم ہے یہ تم اس لئے کہہ رہے ہو کیونکہ تم اسکے پاس نوکری کرتے ہو یا پھر سے ہمدردی کا کوئی کا بخار چڑھا ہے۔" نوال کی بات پہ وہ خفا ہونے لگا۔ "مجھے کیا ہمدردی اور جاب کی پروا۔ یہ سب میں سچ کہہ رہا ہوں۔" عدیل کی بات پر نوال نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ "اگر واپس آکر ناجین نے مجھے ڈائیورس بھیج دی تو میں کیا کروں گی؟" نوال کے لہجے میں خوف اور بے یقینی کی جھلک تھی۔

"تو چھوڑ دے پھر میں تم سے شادی کر لوں گا۔۔"

"بہت بدتمیز ہو۔" نوال اسکو پیٹنے لگی اور وہ قہقہے لگانے لگا۔۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

****

"دادو آپ اکیلی کیا کرتی ہیں پورا دن؟" نوال نے دادو کی گود میں سر رکھے پوچھا۔

"وہی جو تم اس ہوسپٹل میں کرتی ہو" دادو کی بات پر وہ آنکھیں کھولے انہیں دیکھنے لگی۔ "ہاں میں بھی تمہاری طرح اچھے دن اور اچھی باتیں یاد کرتی ہوں اور خود سے وابستہ اکلوتے رشتے کو سنورتا دیکھنا چاہتی ہوں بلکل تمہاری طرح۔" دادو کی بات پر نوال آنکھیں بند کر گئی۔ "ایک ہفتہ ہو چکا ہے یہ لوگ مجھے گھر نہیں بھیجتے آپ ان سے بات کریں ناں میں یہاں رہ کر اکیلی بور ہو جاتی ہوں آپ اور عدیل چلے جاتے ہیں تو دل ہی نہیں لگتا۔ گھر رہوں گی تو کم سے کم کسی کام میں دھیان ہی لگ جائے گا۔ "

"ٹھیک ہے بیٹا میں بات کروں گی۔" دادو نے اسے بہلایا اور وہ بہل بھی گئی....

"مجھے یہ ریس والی گیم اب بہت زہر لگتی ہیں ساری کی ساری یہی بھر کر لایا ہے عدیل۔" ٹیبلٹ آف کرتی نوال عدیل پر خفا ہوئی جو وہاں موجود ہی نہ تھا۔ جب سے وہ یہاں تھی پورا دن دادو اور رات بھر عدیل اسکے پاس ہوتا ایک وہی وہاں ہمہ وقت قید تھی چلنے سے پہلے ہی قاصر تھی اب اس کے سر پر ایسی گہری چوٹ لگی تھی کہ درد ہی نہ جاتا تھا۔ شائد یہ سب ناجین کو سوچنے کا نتیجہ تھا جو سر درد بن کر باہر آ رہا تھا۔۔

"کتنا وقت رہ چکا ہے رات ہونے میں؟ آپ تھک چکی ہیں ناں؟" نوال نے ہمدردی سے پوچھا۔۔ "چار گھنٹے باقی ہیں تم سو جاؤ میں ٹھیک ہوں۔" دادو نوال کے سر کا ہلکا ہلکا مساج کرنے

لگیں اور وہ کب سوئی وہ بھی نہ جانتی تھی۔۔رات جب آنکھ کھلی تو دادو جا چکی تھیں عدیل سامان پیک کر رہا تھا۔

"مجھے ڈسچارج مل گیا؟"نوال نے خوشی سے پوچھا۔

"مل گیا ہے مگر کل صبح کا ابھی رات بھر یہی رہو گی۔۔"عدیل نے مسکرا کر کہا۔

"کل صبح ناجین واپس آرہا ہے۔اسے ائیر پورٹ رسیو کرنے کی ذمہ داری بھی میری ہے سمجھ نہیں آرہا کیسے مینج کروں گا۔"وہ فکرمندی سے بولا تو نوال کو خود پر غصہ اور اس پر ترس آیا وہ بوجھ کے سوا تھی کیا؟جانے کس جذبے کے عوض وہ اسکا بوجھ ڈھو رہا تھا۔آج کل تو سگے ماں باپ بھی ایسا نہ کرتے تھے۔

"میں چلی جاؤں گی گھر آپ ناجین کو رسیو کر لیجئے گا۔"

نوال نے کہا تو عدیل حیران ہوا۔"کیسے چلی جاؤ گی؟گاڑی تم ڈرائیو نہیں کر سکتی۔یہ سب سامان اٹھا کر تم ٹیکسی یا آٹو میں نہیں جا سکتی میں کسی پر اعتبار کر ہی نہیں سکتا اور کون ہے جو تمہیں ٹیکسی میں پہلے بٹھائے اور پھر اٹھائے گا وہ ٹیکسی ڈرائیور؟تم پاگل ہو یا سب جان بوجھ کر کرتی ہو؟"عدیل تو ایسا تڑخا کہ نوال کی بولتی بند ہو گئی پوری رات وہ کچھ بولنے کے لئے منہ کھولتی تو عدیل کی سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ کر لب سی لیتی جب تک بولنے کی ہمت وہ جگا سکی تب تک وہ سو چکا تھا اور صبح اسے نیند میں اٹھائے وہ گاڑی میں بیٹھا رہا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

"ناجین کو کون رسیو کرے گا؟ مجھے انکی فکر ہے وہ خفا ہوں گے تم نے خوامخوہ ہی میرے لئے زہمت کی انکو پھر سے موقع مل جائے گا مجھے بے کار ثابت کرنے کا۔" نیند سے بوجھل وہ اداسی سے بولی۔ مگر لب بھینچے وہ گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

"ابھی تک خفا ہو؟" نوال نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تو وہ غصے سے ہاتھ جھٹک گیا۔۔

"پلیز میرے ساتھ یہ سلوک مت کرو میں نے ویسے ہی ایک بات کی تھی یہ بات میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھی کہ مجھے گاڑی میں بٹھانے اور اٹھانے کے لئے مجھے چھونا پڑتا ہے اور یہ بات تم دل پر لے لو گے۔"

"جتنی تمہاری عقل ہے اسی کے مطابق سوچو گی نہ، میں تمہارے لئے بھائی ہوں۔ تم کبھی ایسا سوچو گی نہیں لیکن اگر تم ٹیکسی میں ہوتی اور وہاں میں یا ناجین نہ ہوتے تو تمہیں ہماری قدر ہوتی جھانسی کی رانی۔" عدیل کا غصہ ابھی تک حد سے سوا تھا مگر نوال ناجین کے نام پر خاموش ہو گئی اسے وہ پل یاد آئے جب وہ اسے تنگ کرنے کو اسے اٹھانے کا کہتی اور وہ دانت پیستا اسے اٹھالیتا۔۔ گاڑی ائیر پورٹ کے باہر رکی تو نوال چونک گئی۔ "کیا اب ناجین سے سامنا ہو گا۔۔ وہ کیا سمجھیں گے مجھے بوجھ؟" نوال نے جلدی سے نماز کے اسٹائل میں دوپٹہ لپیٹ لیا تا کہ اسکی زخمی پیشانی دیکھے تو اسکا تمسخر نہ اڑا سکے محبت تو جا چکی تھی عزت کیوں کر جاتی، بہت دیر وہ گاڑی میں بیٹھی رہی حتی کے سو گئی عدیل آ ہی نہیں رہا تھا۔ چونکی تب جب عدیل نے اسے اٹھنے کو کہا آنکھیں مسلتی وہ عدیل کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھنے لگی۔ ابھی وہ کچھ

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

سمجھتی اس سے پہلے ہی عدیل نے کہا۔"ناجین کو بیٹھنا ہے یہاں تمہیں پیچھے کر رہا ہوں۔"

عدیل کا کہنا تھا کہ ناجین فون پر بات کر تا رخ پلٹے کھڑا تھا اسے دیکھتے نوال نے اثبات میں سر ہلا یا۔

عدیل نے اسے پچھلی سیٹ پر کیا تو وہ لڑکی بھی نوال کے برابر دوسری طرف سے آگئی۔ نوال چوری چھپے اس لڑکی کی خوبصورتی اور خدوخال سے متاثر ہونے لگی۔"آپ پیچھے کیوں چلی گئیں؟"نوال کو یکسر نظر انداز کئے وہ اس لڑکی سے پوچھ رہا تھا آدھے سے زیادہ وہ گاڑی کے اندر لٹکا تھا۔۔وہ لڑکی ہنسی۔۔"ویسے ہی مجھے لگا پاکستان میں لیڈیز پیچھے بیٹھتی ہوں گی۔"اسکی بات پر ناجین نے قہقہہ بلند کیا۔"ویل رومیسہ کیا کہنے آپکے لیڈیز پیچھے بیٹھ سکتی ہیں مگر گرلز آگے ہی اچھی لگتی ہیں۔"گاڑی کا ڈور کھولے ناجین نے ہاتھ پکڑ کر رومیسہ کو باہر نکالا اور فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھنے کو کہا پھر بعد میں خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی عدیل دوسری طرف سے ہوتا نوال کے برابر آگیا۔۔سر جھکا کر نوال نے اپنے زخمی آنسوؤں کو چھپالیا۔حسد اور جلن کی شدید لہر اسکے اندر اٹھی جسے وہ فوراً دبا گئی۔"جب انہوں نے اپنی زندگی اور گھر سے نکالا تھا تو یہ تو ہونا ہی تھا۔۔"

"عدیل آپ نے ان سے تعارف نہیں کروایا؟"رومیسہ نے عدیل سے کہا۔۔

"یہ میری بڑی بہنا ہے۔"عدیل کے تعارف کروانے پر وہ مڑ کر میں سے نوال کے جھکے سر کو دیکھنے لگی۔۔

Copyright by New Era Magazine

"ہو سکتا ہے عدیل آپ جھوٹ بول رہے ہوں اتنی بڑی لگتی تو نہیں۔" رومیسہ نے حیرانگی چھپائے بنا کہا۔

"نہیں نوال مجھ سے بڑی ہی ہے۔" عدیل نے رومیسہ کو دیکھ کر کہا۔۔

"مان لیتے ہیں مگر یہ کیا یہ اپاہج ہونے کے ساتھ ساتھ ڈیف بھی ہیں؟ میرا مطلب ہیں بولتی یا سنتی نہیں؟" رومیسہ کے لفظ تھے یا چابک نوال کے چہرے پر تیزاب بن کر پڑے مگر دل پر خنجر چلانے کا کام ناجین کے قہقہے نے کیا۔۔ نوال کی برداشت ختم ہوئی تو آنسو اسکے گود میں رکھے ہاتھوں پر گرے جنہیں عدیل نے دیکھ لیا نوال کا ہاتھ پکڑ کر دباتے وہ اسے ہمت دلا رہا تھا۔

"نوال بول بھی سکتی ہیں اور سن بھی سکتی ہیں انفیکٹ نوال کی ہنسی جادوگر ہنسی ہے یہ کسی بھی ذی ہوش کے ہوش ختم کرنے کو کافی ہے۔" عدیل نے جتا کر کہا اور نوال کو بولنے کا اشارہ کیا۔ مگر وہ چپ ہی رہی۔ چند منٹ نوال کے بولنے کا انتظار کر کے رومیسہ بور ہو گئی۔ "عدیل آپ ہینڈ سم ہو کر جھوٹ بولتے ہیں ویری بیڈ۔" رومیسہ خفا ہوئی جبکہ عدیل نے ایک چٹکی نوال کے ہاتھ پر کاٹی وہ ہاتھ کھینچ گئی مگر بولنے اور سر اٹھانے کو تیار ہی نہ تھی۔۔۔

گاڑی ائیرپورٹ کی حدود سے نکلی تو شہر کی بارونق جگہیں نظر آنے لگی۔ "واہ امیزنگ وہ ڈریس کتنی پیاری ہے۔" ایک دم کسی مال کی تیسرے فلور پر نظر جاتے رومیسہ نے کہا۔ اور ناجین نے بنا پوچھے گاڑی کو بریک لگا دی۔ "چلو لیتے ہیں۔" ناجین کی آواز نوال کو کوڑے کی

Copyright by New Era Magazine

طرح لگی اسے وہ بل یاد تھا جب کھلونے خریدنے کے بعد ناجین نے اسکی گود میں پھینکا تھا گویا احسان جتایا گیا ہو۔ وہ سب تو وہ وہیں چھوڑ آئی تھی ناجین اور رومیسہ کی بے تکلفی بتا رہی تھی اب نوال کا وجود بلکل بے وقعت بے کار ہو چکا ہے۔۔ اب کسی کو بھی اسکی ضرورت نہیں رہی۔

"پانی؟" ساتھ بیٹھ عدیل نے پانی کی بوتل اسکے سامنے کی جسے ہاتھ سے پیچھے کرتے وہ گاڑی کی بیک سے ٹیک لگا گئی اب تو عزت بھی خاک نہ رہی تھی اسکی خاموشی اسے شکست دلا گئی تھی آنسو تھے کے قطرہ قطرہ آنکھوں سے بہنے لگے۔

"اتنی جلدی کوئی بدل جاتا ہے عدیل انہیں تو دریہ سے محبت تھی نا، نوال سے نہ بھی کرتے مگر یہ رومیسہ یہ کہاں سے آ گئی۔۔ تبھی نوال کو اپنی گیلی آنکھیں صاف کرتا مہربان لمس محسوس ہوا اور اپنی زخمی پیشانی پر مرہمِ لب۔ اپنے حصار میں لیتے وہ اسکی کمر سہلانے لگا۔۔

"ایسا میرے ساتھ ہی کیوں ہوا عدیل بتاؤنہ، کیوں اللہ نے میرے دل میں انکے لئے محبت ڈالی جب وہ میرے نصیب میں ہی نہ تھے تم نے کہا ناجین سے شادی کر لو میں نے کر لی تم پر اعتبار کیا اللہ پر کامل یقین کیا مگر ناجین نے کیا کیا مجھے اپنے گھر سے نکال دیا اور اب میرے سامنے رومیسہ کا ہاتھ پکڑے چلے گئے ایک بار بھی انہیں اللہ سے ڈر نہیں لگا میرے دکھ کی پروا نہ کی اور چلے گئے۔ روتے روتے وہ خود ہی تھک کر خاموش ہو گئی۔۔ اسکے بالوں پر لب رکھے اس نے نوال کو پانی دیا جو وہ آنکھیں کھولے بنا چپ چاپ پی گئی۔ "سو جاؤ انہیں آنے میں

Copyright by New Era Magazine

وقت لگے گا۔" بہت دور سے اسے کسی کی آواز سنائی دی دوائیوں کے زیرِ اثر وہ اسکے سینے پر سر رکھے پھر نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

****

رومیسہ کی دلکش ہنسی سے نوال کی آنکھ کھلی تو گاڑی میں سوائے ناجین کے سب تھے نوال آنکھیں مسلتی ناجین کی تلاش میں نظر گھمانے لگی۔ وہ تھوڑے فاصلے پر فون پر باتیں کرتا اسے نظر آ ہی گیا۔ تھوڑی پر ہاتھ رکھے وہ ناجین کے مضبوط سراپے کو دیکھنے لگی یہ وہ شخص تھا جو اسکا ہو کر بھی اسکا نہ ہوا تھا۔ "عدیل یہ دیکھو یہ شوز انکا کلر کچھ ڈل نہیں لگ رہا میری اس ڈریس سے بلکل میچ نہیں ہے۔" رومیسہ نے عدیل کو مخاطب کیا۔

"پتہ نہیں مجھے کیا معلوم۔" عدیل نے دیکھے بنا کہا۔

"تم ذرا میرے ساتھ آؤ جب تک ناجین فری ہو گا ہم چینج کروا کر آجائیں گے۔" رومیسہ آرڈر دیتی باہر نکلی۔ نوال نے سوچا" مجبوراً عدیل کو بھی باہر جانا پڑا وہ ناجین کی مہمان تھی اس کے ساتھ آئی تھی اسے انکار کرنے کا مطلب ناجین کی خفگی تھی۔۔

اس لئے وہ خاموشی سے رومیسہ کے ساتھ نکل گیا ہے۔"

"ہم آتے ہیں۔ تم فکر مت کرو سامنے ناجین بھی موجود ہے۔" نوال کو حوصلہ دیتے وہ رومیسہ کے ساتھ چلا گیا۔ نوال بے دھیانی میں ناجین کو ہی دیکھتی رہی کبھی اسکے بولتے لب دیکھتی تو اسکے ہونٹوں پر آئی مسکراہٹ دیکھ کر وہ بھی مسکراتی کبھی وہ اسکی گھنی مونچھیں دیکھتی جنہیں

Copyright by New Era Magazine

وہ اکثر چھیڑا کرتی تو وہ خفا ہوتا، خفا تو وہ ہر وقت رہتا تھا پھر بھی نوال کے منچلے پن پر اپنے خول سے باہر آکر ہنس دیتا اسے دیکھتی وہ دیوانوں کی طرح مسکرا رہی تھی جب پیچھے سے آتا ٹرک بار بار ہارن دے رہا تھا اسکے ہارن دینے پر نوال تو متوجہ ہوئی مگر ناجین شائد فون کال میں اس قدر کھویا اور الجھا تھا کہ اسے کچھ سنائی ہی نہ دے رہا تھا۔۔

"ناجین ہٹ جائیں" نوال نے چلاتے کہا اور کار سے باہر نکلنے لگی بیساکھیاں تو جانے کہاں تھیں کار سے نکلنے کی کوشش میں وہ زمین پر گری۔۔بن پانی کی مچھلی کی طرح مچلتے وہ ناجین کو بچا لینا چاہتی تھی دور سے آتا ٹرک قریب آ رہا تھا۔نہ ہی نوال اور نہ ہی ٹرک کا ہارن ناجین کو چونکا رہا تھا زمین پر خود کو گھسیٹتے وہ ناجین کے پاس جانا چاہتی تھی وقت کم تھا اور محبت بے شمار تھی۔ نوال نے آنکھیں بند کیں اور زمین سے اٹھنے لگی دوبار گرنے کے بعد وہ اپنے ہی پیروں پر خود کو گھسیٹ کر بھاگتی ناجین کو سڑک سے ہٹا گئی۔ناجین کو تو کچھ سمجھ نہیں آیا فون دور جا گرا تھا اور وہ نوال کی گرفت میں تھا۔

"ناجین آپ ٹھیک ہیں؟ کب سے کہہ رہی تھی ہٹ جائیں آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں آج پھر بے آسرا ہو جاتی" نوال کا کانپتا روتا لہجہ، آنسوؤں سے تر چہرہ، تھرتھراتے ہونٹ دیکھتے ناجین چند پل بعد مسکرایا۔۔۔

"تم جانتی ہو ناتم اپنے پیروں پر چل کر مجھ تک پہنچی ہو دریہ۔"لب اسکی زخمی پیشانی پر رکھے ناجین نے انکشاف کیا۔"میں نے اپنی محبت پالی، تمہیں کیا لگا تم مجھ سے خود کو چھپالو گی تم

Copyright by New Era Magazine

نہیں بتاؤ گی تم ہی میری دریہ ہو تو میں کبھی جان ہی نہ پاؤں گا۔" ناجین کے کہنے پر نوال کے رونے میں تیزی آگئی۔۔ یہاں تک کے تکلیف کی شدت سے وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔ "اتنا رومینٹک ہونے کی ضرورت ہی کیا تھی اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟" عدیل نے گھبرا کر پوچھا ناجین نے پچھلی سیٹ پر نوال لٹاتے سر اپنے گود میں رکھا۔۔ "کچھ نہیں ہو گا اسے وہ ابھی صرف شاکڈ ہے۔ میں نے اچھے سے اسکا چیک اپ کر لیا ہے۔ آپ بس جلدی سے اسے ہاسپٹل تک لے جائیں تاکہ ہم نوال کو ٹریٹمنٹ دے سکیں۔" ڈاکٹر رومیسہ کی تسلی پر وہ خاموش ہو گیا۔

***

"اب تو تم ٹھیک ہو تمہیں واک اور ایکسر سائز کی ضرورت ہے ان سب میں کب تم ٹھیک ہو جاؤ گی تم بھی نہیں جان پاؤ گی۔ پھر ناجین کی محبت تو ہے ہی تمہارے ساتھ، تمہیں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلے گا۔" ڈاکٹر رومیسہ نے خوشدلی سے کہا اور ایک آخری نظر نوال پر ڈال کر مسکراتی باہر نکل گئی۔۔

"کیسی طبعیت ہے اب تمہاری؟" عدیل کے پوچھنے پر وہ آنکھیں بند کئے پوچھنے لگی۔ "تمہیں بھی معلوم تھا وہ ڈاکٹر ہے؟" نوال کے پوچھنے پر عدیل ناجین کی طرف دیکھنے لگا۔ ناجین نے نوال کا ہاتھ پکڑا اور عدیل کی صفائی میں بولا "وہ دراصل نوال میں نے ہی عدیل کو منع کیا تھا وہ ہم۔۔" ناجین کی بات کاٹ کر نوال نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

"نوال۔" ناجین نے حیرانگی سے اسکا رویہ دیکھا۔

"مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔" وہ ناجین کو دیکھنے کو بھی تیار نہ تھی۔

"میں نے سب کچھ صرف تمہارے لئے کیا۔" ناجین نے اپنے دفاع میں بولنا چاہا۔

"آپ کا شکریہ۔ مگر یہ سب آپ نے اپنی بیوی نوال کے لئے نہیں کیا اپنی محبوبہ دریہ کے لئے کیا ہے آپ جان چکے تھے میں دریہ ہوں اس لئے کیا ورنہ آپ نوال کو اپنے گھر سے نکال چکے ہیں" نوال نے بے رخی سے کہتے اسے آئینہ دکھایا۔ "نہیں نوال تم غلط سمجھ رہی ہو۔ دراصل یہ سب اچانک ہوا مطلب تمہیں کیسے سمجھاؤں۔" ناجین نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے کہا مگر نوال نے رخ پلٹ لیا۔ "مجھے میرے اماں ابا کے گھر جانا ہے مجھے وہاں بھیج دیں۔" وہ ضد سے بولی۔

"میں ہرگز تمہیں وہاں جاکر رہنے کی اجازت نہیں دوں گا، نہ آج نہ پھر کبھی، ہاں ہم انکو یہاں بلالیں گے۔" وہ بھی ناجین تھا اٹل لہجے میں بولا۔

"آپ مجھ پر اپنی مرضی نہیں چلاسکتے۔" نوال نے انگلی اٹھا کر کہا۔

"صرف میں ہی تم پر مرضی چلاسکتا ہوں۔" کہتے ساتھ ناجین نے اسے گود میں اٹھایا۔

"کہاں لے کر جارہے ہیں مجھے اتاریں نیچے میں چل سکتی ہوں معذور نہیں ہوں۔" نوال جتا کر بولی اور مٹھیاں بند کئے ناجین کے سینے پر مارتی رہی۔ "یہ لو میرا کریڈٹ کارڈ ہوسپٹل کے ڈیوز کلئیر کردینا اور اپنے چاچا چاچی کو بھی لے آنا انہیں بتادینا انکی جنگلی بیٹی اور معصوم داماد انکا

انتظار کر رہے ہیں۔" ناجین نے جلدی سے عدیل کو کہا اور نوال کا نازک تشدد سہتے اسے گاڑی تک لے گیا۔۔

***

"شام میں یہ پہن لینا اچھی لگو گی۔" ناجین نے ریڈ شرارہ نوال کے سامنے کرتے کہا۔ مگر وہ آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی رہی۔

"مائے لیڈی اگر تم تیار نہیں ہوئیں تو تمہارے مما بابا بھائی تمہیں دیکھ کر پریشان ہو جائیں گے انکو لگے گا تم کسی غلط جگہ پر رہ رہی ہو انہیں وہم ستائیں گے پھر انکے دماغ میں یہ بات چلے گی کہ ناخوش زندہ رہنے سے بہتر تھا در یہ اسی دھماکے میں مر جاتی کم سے کم اذیت میں تو نہ ہوتی۔" ناجین کی تقریر کا یہ اثر ہوا وہ اٹھی اور آہستہ روئی سے چلنے لگی ابھی وہ قدم اٹھاتے ڈر رہی تھی اور چلنے میں تکلیف محسوس کر رہی تھی۔" پہن لوں گی میں آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں ورنہ میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی۔" نوال کی دھمکی پر وہ دیر تک ہنستا رہا۔" بیوقوف ہو تم تمہارا کمرہ یہی ہے جہاں تمہارا مجازی خدا رہتا ہے۔ وہاں تم صرف تب تک تھی جب تک میری مرضی تھی۔" ناجین کی شرارت کا الٹا اثر لئے نوال کی آنکھیں بہنے لگی۔ " آپ کی مرضی آپ نے تو مجھے ٹھیک کیا ہے اپنی جان خطرے میں ڈال کر، جب میں بے کار تھی بے یارومددگار تھی تب مجھ سے نکاح کیا تھا جب مجھے کسی اور نے ٹھکرا دیا تھا مجھے اپنے گھر رکھا تھا اب تو آپ مجھے خرید چکے ہیں آپ کی بات تو ماننی ہی پڑے گی۔" نوال کے پھنسے ہوئے لہجے پر

Copyright by New Era Magazine

وہ سمجھ گیا بات اتنی معمولی نہیں ہے جتنی وہ سمجھ رہا تھا پہلے وہ نوال تھی جو خفا ہونا جانتی ہی نہ تھی اب جو ہے وہ دریہ ہے اور خفگی روٹھنا منانا محبوب کی ہی ادا ہے وہ اسکی محبوبہ تھی وہ حق رکھتی تھی اسے تڑپانے کا ترسانے کا تکلیف کی شدت سے آشنا کروانے کا وہ بولا تو صرف اتنا۔

"ٹھیک ہے تم جب تک چاہو اپنے کمرے میں رہ لو تمہاری یہ ناراضگی یہ بے رخی جب ختم ہو جائے تو خود ہی آ جانا اور میں جانتا ہوں تم آؤ گی۔" ناجین کے پر یقین لہجے پر وہ اسے دیکھے بنا دیوار کا سہارا لیتی جانے لگی۔ "مجھے تمہاری مدد کرنے کا حق تو دو مجھ سے یہ حق تو مت چھینو دریہ۔" دریہ کے سامنے اپنا مضبوط ہاتھ پھیلائے وہ التجا کرنے لگا مگر وہ اسے ان دیکھا کرتی بمشکل ہی سہی مگر اپنی ضد تک پہنچ ہی گئی۔۔

****

"کیوں چھپایا ہم سے دریہ تم زندہ تھی کیوں؟ دن رات تمہاری راہ دیکھتی، دن رات خود کو کوستی رہتی کیوں ہر وقت تجھ سے لڑتی رہتی تھی میرے آنگن میں نہ کوئی ہنسنے والا تھا نا اپنے بے ساختہ قہقہوں سے میرے مکان کو گھر بنانے والا اور عدیل وہ ہر روز آتا تھا کہتا تھا چاچی اگر نوال نہیں ہے تو مجھے ہی اسکی پسند کا کھانا بنا دیں میں سمجھ ہی نہ سکی وہ سارا کھانا باندھ کر کیوں لے جاتا ہے اور بار بار حلوہ کیوں بنواتا ہے جبکہ وہ تو میٹھے کا شوقین بھی نہیں، ہر بار میری خواہش جاگتی میری دریہ تھوڑا اس میں سے چکھ لیتی مجھے کیا معلوم تھا عدیل تمہارے لئے ہی بنوا کر لے جاتا ہے۔" نوال کا چہرہ ہاتھوں میں لیے وہ روتے ہوئے کہنے لگیں۔

Copyright by New Era Magazine

"کیوں کیا اپنی ماں کے ساتھ ایسا بیٹی؟ تم جانتی ہو ہم بہت مشکل سے سنبھلے تھے ایسا لگتا ہے زندگی ختم ہو چکی ہے۔" نوال کے بابا نے اسے ساتھ لگائے کہا۔

"میں شرمندہ تھی بابا بہت زیادہ شرم سار تھی میں خود سے پیشمان تھی، میں معذور ہو چکی تھی آپ پر بوجھ کیسے بن جاتی میں بھائی سے نظر نہیں ملا سکتی تھی وہ بہت فخر سے کہتے تھے انکی دریہ بائیک ریسر ہے پھر میں کیسے سہہ لیتی وہ گردن جھکا کر کسی کو کہیں میری بہن اپاہج ہے بوجھ ہے۔" نوال نے آنسوؤں سے تر لہجے میں کہا۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا تم بابا کے لئے اور میرے لئے شرمندگی ہو سکتی ہو؟ بیٹیاں کبھی بوجھ نہیں ہوتیں میں پشیمان ہوں جانے تمہیں میرے کس لہجے سے لگا کہ تم چل نہ سکیں تو تمہارا بھائی گردن جھکا کر چلے گا۔" نوال نفی میں سر ہلاتی کھڑی ہوئی اور ناجین کے ساتھ بیٹھے اپنے بھائی کے قدموں میں بیٹھ کر اسکے گھٹنے پر پیشانی لگانے لگی۔ "میں شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دیں بھائی میں ناداں تھی مگر جو بھی ہوا وہ میرے لئے شرم سے مر جانے کا مقام تھا مجھے معاف کر دیں پلیز آئندہ میں سب سے پہلے آپ کے پاس آؤں گی۔" نوال کے بھیگے لہجے پر وہ فوراً پسپا ہوا۔ "اس عدیل کے تو کان میں کھینچوں گا وہ بیوقوف تمہاری باتوں میں آیا کیسے۔ ایک کام اس نے ٹھیک کیا ہے۔" نفیس کے کہنے پر نوال نے چہرہ صاف کرتے اسے دیکھا تو نفیس کھڑا ہو کر اسے بٹھانے لگا۔ ناجین کے ساتھ اسے دیکھ کر وہ محبت سے بولا۔ "تمہاری شادی اتنے پیارے دل کے انسان سے کروائی جسے نہ تم سے شرمندگی تھی نا تمہارے ساتھ

Copyright by New Era Magazine

سے۔ بہت خوش قسمت ہے ہماری دریہ" نفیس کے کہنے پر دریہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تمسخر سے بھری مسکراہٹ جسے سب اسکی خوش حال زندگی کی ضمانت سمجھنے لگے۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ بھائی۔ ناجین بہت اچھے ہیں۔ انہیں میرے ساتھ سے کبھی شرمندگی نہیں ہوئی بس میں ہی ان سے شرمندہ ہوں۔" آخری بات دریہ نے منہ میں کہی مگر ساتھ بیٹھے ناجین نے سن لی۔

****

نماز پڑھ کر وہ دعا مانگ رہی تھی جب ناجین اسکے کمرے میں آ گیا۔ اسکے بیڈ پر نوال کی مما سوئی تھی۔ "جی" نوال نے دعا مانگنے کے بعد پوچھا۔ "کمرے میں آ جاؤ" وہ التجا سے بولا۔

"اتنی جلدی اپنی بات سے مکر گئے آپ نے تو بولا تھا میرا انتظار کریں گے۔" نوال کی بے رخی پر وہ افسردگی سے مسکرایا۔ "تم بدگمانی کی حد پر ہو اپنی صفائی نہیں دے رہا صرف یہ کہہ رہا ہوں جب تک تمہارے گھر والے ہیں تم میرے کمرے میں آ جاؤ ورنہ وہ سب کیا سوچیں گے۔ اگر تم رات یہیں سو گئی تو صبح ہوتے تمہاری اماں وہموں کا شکار ہو جائیں گی۔" نوال کے دونوں سر دہاتھ پکڑ کر سہلاتے وہ سمجھا رہا تھا۔

"آپ کو اپنی عزت کی پرواہ ہے؟" نوال کے الزام پر وہ اپنی ہنسی نہ روک سکا۔

"یہی سمجھ لو۔ تم میری عزت ہو اور مجھے تمہاری پرواہ ہے۔" ناجین کے دھیرے سے کہنے پر وہ اسکا سہارا لیتی جانماز سے کھڑی ہوئی۔ اماں کے خراٹے رک چکے تھے اور چوڑیاں کھنکنے کی

Copyright by New Era Magazine

آوازیں آ رہی تھی اب اس طرف دیکھے بنا ناجین کے ساتھ جانا ہی عافیت تھی۔" آپ جان بوجھ کر زور سے ہنسے تھے۔" ناجین کے سہارے چلتے وہ خفا تھی۔"پوری زندگی پڑی ہے الزام تراشی کو سارا آج ہی مت لڑ لینا۔" بحث کرتے وہ دونوں کمرے تک گئے۔

"مجھ سے دور رہیئے گا۔" بستر کے درمیان تکیہ لگاتے نوال نے وارن کیا۔

"مجھے اپنی حد میں رہنا آتا ہے کم سے کم اس معاملے میں، میں بے بس نہیں ہوں۔" خشمگیں نظروں سے اسے دیکھتے وہ اپنی جگہ پر دراز ہوا ناجین کا رخ دوسری طرف تھا نوال اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ کیسا لا پرواسا شخص تھا ان دیکھی محبت کی تھی تو اسے موت تک نبھانا جانتا تھا آج اگر اسے کچھ ہو جاتا تو؟ وہ سوچ کر ہی سہم جاتی۔ کچھ ہی دیر بعد ناجین کی آواز آئی۔" مجھے دیکھنا بند کرو گی تو نیند آئے گی۔ صبح سوئی رہو گی اور پھر اماں کی ڈانٹ کھاؤ گی۔" ناجین کی نیند میں کہی بات سن کر وہ مسکرانے لگی اور منہ پر ہاتھ رکھے شرمندہ ہنسی قابو کرتی آنکھیں بند کرنے لگی۔۔ اس شخص سے زیادہ اسے کون محبت کر سکتا تھا۔

****

"یہ وقت ہے تمہارے سونے کا سورج نیزے پر ہے اور تم مردوں سے شرط باندھے سو رہی ہو کوئی لاج کوئی شرم باقی ہے تجھ میں" اماں کے چلانے پر نوال نے تکیہ کانوں پر رکھا۔

"سونے دو اماں کیوں چلا رہی ہو صبح ہی صبح صور پھونکنے لگ جاتی ہو۔" نوال کی نیند میں ڈوبی آواز پر نفیسہ بیگم نے تکیہ نوال کے چہرے سے ہٹایا۔" ناہنجار تمہارا میاں صبح تڑکے سے اٹھا

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

ہے اور اسکی بڈھی دادی بھی، بیچارے صبح سے ہمارے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں۔ سب کو ناشتہ کرواکر وہ بھوکا گھوم رہا ہے۔ بول رہا تھا تیرے ساتھ ہی ناشتہ کرے گا۔ اٹھ کر اسے ناشتہ پوچھ لے۔۔ بچے کا اتنا سا منہ نکل آیا ہے۔"نفیسہ کی بے لاگ تقریر پر نوال لال ڈوروں سے بھری آنکھیں نکالے اٹھی۔" آپ نے وہ بچہ پہلے دیکھا تھا؟ جس کا اتنا سا منہ نکلنے پر مجھے الزام دے رہی ہیں؟ بلکہ وہ موٹو ہو چکا ہے میرے ہی بنائے کھانے کھا کھا کر، اب سوچ رہی ہوں وہ سلمان خان ہی بنایا کرے۔"

نوال نے خفا لہجے میں کہا تو اس پر سے کمبل کھینچ کر اماں تہہ لگانے لگی پھر پلٹیں تو لہجہ شیریں جیسا میٹھا تھا۔" در یہ ویسے ناجین بہت پیارا ہے صورت اور سیرت دونوں سے۔ تم بھی کل سرخ شرارے میں بہت پیاری لگ رہی تھیں ایسا لگتا تھا چاند اور سورج کی جوڑی ہے ماشاللہ میری تو نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی تم دونوں سے۔ شکر ہے اللہ پاک کا تم محفوظ اور عزت دار ہاتھوں میں تھیں۔ میں اسے دیکھتی رہی جو پہلے تجھے ڈال کر دیتا تھا تو کبھی تیرے گلاس میں بار بار پانی ڈالتا، تو جلدی چل نہیں سکتی تو کیسے ہاتھ پکڑے تجھے سہارا دیتا رہا اور پھر جب رات کو اوپر آتے اس نے تجھے اٹھایا تو سچ پوچھو میرا دل چاہا ناجین کے پیر دھو دھو کو پیوں کیسا فرمانبردار اور محبت کرنے والا انسان ہے۔"نفیسہ کی تقریر سنتے نوال اٹھنے لگی بہت ہی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ الماری تک گئی جہاں صرف ناجین کے کپڑے تھے۔" اماں ناجین کو بھیجنا نیچے ہونگے نہ وہ؟"نوال نے مسکراتے پوچھا۔" تجھے کوئی مدد چاہیئے تو مجھے بتادے اسے

Copyright by New Era Magazine

تنگ مت کر ماں ہوں تیری اتنا بڑا تجھے میں نے ہی کیا ہے۔"نفیسہ کی بے وقت محبت پر وہ ہڑبڑا گئی۔" نہیں اماں تیرے بس کی بات نہیں تو انکو ہی بھیج دے انہیں معلوم ہے مجھ کیا چاہیئے۔"نوال کی بات پر نفیسہ اسے دیکھتی منہ میں کچھ بڑبڑاتے باہر نکل گئیں۔

***

ایک ہفتہ رہ کر نوال کے گھر والے چلے گئے انکے جاتے ہی نوال اپنے کپڑے اور سامان واپس دوسرے کمرے میں شفٹ کرنا چاہتی تھی جب ناجین کے روکنے اور پھر سے تاج محل دے کر اظہار محبت پر وہ تپ ہی اٹھی۔

"لوگ چھوٹے چھوٹے تاج محل دے کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں، اور کیا ثابت کرتے ہیں؟ مجھے تو یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی کہ لوگ تاج محل دے کر اظہار محبت کرتے ہی کیوں ہیں۔۔۔!"

نوال پل بھر کو ٹھہری اور نظر اٹھا کر ناجین کی سوالیہ نظروں میں دیکھا

نہ تو ہم لڑکیاں ممتاز ہو سکتی ہیں نا کوئی شاہ جہاں کی طرح اصلی سنگ مرمر کا محل تعمیر کروا کر دے سکتا ہے۔۔ پھر کیا ویلیو ہے اس چھوٹے سے تاج محل کی؟۔۔ کیا کروں گی اسکا میں، میرے کس کام کا۔۔؟"

نوال نے چھوٹے سے نقلی تاج محل کو ہاتھ میں گھماتے دیکھا اور ناجین کے اسٹڈی ٹیبل پر رکھ دیا۔

Copyright by New Era Magazine

"یہ آپ کو روز یاد دلائے گا کہ آپ کی محبت میں کمی ہے۔ اس لئے یہ میں واپس آپ ہی کہ کمرے میں چھوڑ کر جا رہی ہوں۔" نوال کا لہجہ تو ٹھہرا ہوا تھا مگر آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔ ناجین کو ان آنکھوں میں پل بھر کو بے اعتباری اور زمانے بھر کی ناراضگی نظر آئی۔ نوال کے سست روئی سے چلتے وجود کو ہاتھ بڑھا کر ناجین نے اپنے سینے سے بھینچ لیا۔

"بہت ہو گئے نخرے تم باتوں سے نہیں مانو گی۔" ناجین کو خود سے دور کرتے وہ اٹل لہجے میں بولی۔ "آپ کچھ بھی کر لیں میں نہیں مانوں گی۔" اب کے وہ تیز چلنے کی کوشش کرنے لگی تو ناجین کو اسکے پیچھے جانا مناسب نہیں لگا وہ اس طرح خود کو ہی تکلیف پہنچا رہی تھی۔ رات دیر تک ٹہل کر تمام سوالوں کے جوابات وہ یاد کرنے لگا جو اسے نوال کے سامنے دینے تھے اور آج ہر حال میں وہ جنگ جیتنی تھی وہ خود کو ہمت دلاتا نوال کے کمرے میں دستک دیئے بنا گیا سامنے ہی زمین پر وہ تکیہ اور چادر رکھے لیٹی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

دروازے کے پہلے کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز پر آنکھیں گھما کر دیکھنے کے بعد وہ پھر سے ڈسکوری دیکھنے میں مگن ہو گئی۔

"دریہ زمین پر کیوں لیٹی ہو؟۔" گلا کھنکھارتا ناجین بولا اور اسکے تکیے کے پاس ہی بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ کہیں سے تو بات شروع کرنی تھی ہمت جمع کر کے وہ بولنا شروع ہوا۔ "دریہ میں جانتا ہوں تم خفا ہو اور کیوں یہ بات میں نہیں جانتا، مگر مجھے یقین ہے میں اپنی دریہ کو منا لوں گا۔" دریہ کے بال پیشانی سے ہٹاتے وہ بولنے لگا تو نوال نے ٹی وی آف کر کے

Copyright by New Era Magazine

آنکھیں موند لیں ہمت نہ ہارتے ہوئے ناجین نے بولنا شروع کیا۔"شروع سے ساری بات شروع کرتے ہیں۔" اسکے سر میں انگلیاں چلاتے وہ بولنے لگا۔"عدیل میری کمپنی میں آیا کام کرنے اس سے دوستی ہوئی اور وہ گہری ہوتی چلی گئی۔میں خود سے جڑے مختصر رشتوں کے بارے میں حساس تھا عدیل کے بتانے پر کے موت کے کنویں میں ایک لڑکی بائیک چلاتی ہے میں چونک گیا میں اپنے شہر کی اس انوکھی لڑکی کو دیکھنا چاہتا تھا جو سب کے لئے لا حاصل تھی۔میں نے پہلی بار جب تمہیں بائیک چلاتے دیکھا تو دل میں عجیب خواہش جاگی کہ تم میرے آنگن میں آجاؤ لوگ تمہیں ناجین حیات کے نام سے جانیں یہ خواہش کب ان دیکھی محبت، طلب اور پھر عشق میں تبدیل ہوئی میں بھی نہیں جانتا تھا عدیل تو ایک دفعہ مجھے لے جا کر بھول گیا کہ مجھے سچ بھی بتانا ہے۔مگر میں جو دل ہی دل میں تمہارا اسیر تھا ہر اتوار وہاں جاتا مگر تمہارے چہرے سے آشنا ہوئے بنا بے مراد لوٹ جاتا دل کو تسلی بھی تھی بہت جلد میں سب پتہ کروا کر رشتہ بھجوا دیتا ان دنوں میرے دماغ میں تمہارے گھر کا ایڈریس حاصل کرنا ہی سوار تھا اور جس دن بلاسٹ ہوا اس دن میں اور عدیل تمہاری بائیک کا پیچھا بھی کرنا چاہتے تھے۔پیچھا اس لئے کیونکہ عدیل نے مجھے بتایا ہی نہ تھا تم اسکی بہن ہو، مجھ پر اعتبار کرو ایک بار بھی عدیل نے نہ بتایا کہ وہ تمہارا منہ بولا بھائی یا کزن ہے۔میری تو اس دن دنیا ہی تہس نہس ہو چکی تھی جانے عدیل نے خود کو کیسے سنبھالا تھا۔ہو سپٹل میں چیرٹی کے لئے میری جگہ بہت بار انتظام دیکھنے اور ان مریضوں کو دیکھنے عدیل کو جانا پڑتا کب تم اسے ملی میں

Copyright by New Era Magazine

نہیں جانتا اس نے تمہیں مجھ سے، تمہارے ماں باپ سب سے چھپا لیا۔ تمہاری شرمندگی کی خاطر اس نے اس لاش جس کی شناخت نہیں ہو سکی اسکے ہاتھ میں تمہاری وہ برسلیٹ پہنا دی بہت بار سوچا کہ وہ کیوں کر نہ جلی؟ پھر سوچا اللہ نے اسے دریہ کی شناخت کے لئے جلنے سے بچا لیا تم عدیل کو زندہ ملبے کے نیچے سے ملی مگر تم گھر جانے کو تیار نہ تھی کیونکہ تم دنیا کا سامنا کرنے پر شرمندہ تھی۔ مگر تم نے یہ نہ سوچا جو لوگ تم سے وابستہ ہیں وہ تمہاری موت کا صدمہ کیسے جھیلیں گے؟ ان کے لئے جینا دو بھر ہو جائے گا۔ خیر زندگی تو رکتی نہیں بس ٹھہر سی جاتی ہے میری بھی جیسے تیسے گزر رہی تھی پھر وہ دن آیا جب تمہاری شادی مجھ سے ہوئی اس دن کوئی بارات نہیں آئی تھی نہ لوٹی تھی یہ سب دادو، تمہارا اور عدیل کا پلان تھا۔ تم ہر گز انجان نہ تھی۔ دادو عدیل کے بتانے پر جان چکی تھی تم کون ہو، انکے منانے پر تم مجھ سے نکاح کو مان گئی تم جان چکی تھی میں تمہاری محبت کا اسیر ہوں، تمہارا طلب گار ہوں۔ تمہیں دادو نے یقین دلایا کہ مجھے کبھی سچ بتا کر وہ تمہیں شرمندہ نہیں کریں گی تو تم مان گئی کیونکہ تمہیں سہارے کی ضرورت تھی یعنی میری جگہ کوئی بھی ہوتا تو بھی تم مان جاتی۔" ناجین رک کر کرب سے ہنسا۔ اور جھک کر نوال کی پیشانی پر لب رکھے جو آنکھیں بند کئے سونے کا ناٹک کر رہی تھی۔ مگر اسکی بند آنکھوں پر موجود گھنیری پلکوں کی جھالر لرزتے تمام بھید کھول رہی تھی۔ "اچھا ہوا میں اس دن وہاں چلا گیا تم سے میرا نکاح ہوا اور گھر آ گیا گھر آتے میں تم سے یعنی اپنی محبت جو دریہ سے کی تھی اس سے شرمندہ تھا۔

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

اس لئے گھر سے چلا گیا۔ رات دادو مجھے سمجھاتی رہیں کہ مجھے تم سے کیسا سلوک کرنا ہے تم روتی رہی ہو جو کہ سب جھوٹ تھا وہ صرف مجھے تمہارا سویا ہوا پیارا سا مکھڑا دکھانا چاہتی تھیں تاکہ مجھے تم سے کچھ تو محبت ہو جائے۔" اس رات میں تمہیں خود سے دور رہنے کے لئے وارن کرنے اور دھمکانے تمہارے کمرے میں گیا میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ میری محبت صرف دریہ ہے نوال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مگر تم سو چکی تھی کمرے سے واپس آتے دروازے کے پاس رکھا تمہارا سامان بکھرا تھا جو ٹھوکر لگنے سے مزید بکھر چکا تھا۔ انہیں اکٹھا کرتے مجھے تصویریں نظر آئی میں انہیں دیکھ کر اگنور کر دیتا اگر میں نے تمہارے جانے کی نیوز میں تمہارے گھر والوں کو نا دیکھا ہوتا۔ مجھے شک ہوا تو میں تمہارا سب سامان کھولتا چلا گیا تم نے بیوقوفی میں اپنا آئی ڈی کارڈ اور لائسنس، میڈیکل رپورٹس وغیرہ اور اپنی پسندیدہ چیزیں سب عدیل کے ہاتھ اپنے گھر سے منگوالی تھیں اور یہ تمہاری معصومیت تھی یا میری قسمت کہ تم ان سب چیزوں کو لئے میرے گھر چلی آئی۔ خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا جب مجھے معلوم ہوا تم میری دریہ ہو تم زندہ تھی سلامت تھی میری تحویل میں تھی میں خوشی سے پاگل ہو رہا تھا کتنی ہی دیر تمہارا سویا ہوا چہرہ دیکھتا رہا مگر صبح تک جو بات مجھے سمجھ میں آئی کہ اگر تمہارا پورا نام نوال دریہ ہے تو پھر تم نے یا عدیل نے مجھ سے کیوں چھپایا اس بات کا راز بھی صبح ہی کھل گیا جب سب کے سائڈ پر ہوتے عدیل نے پوچھا تم نے سچ بتایا اور تم نے کہا کہ میں شرم سے مر جاؤں گی اگر انہیں معلوم ہوا میں ہی انکی دریہ ہوں میں نے یہ بات سن لی تھی

Copyright by New Era Magazine

اس لئے تمہاری خوشی کے واسطے میں تمہارا بھرم رکھنے لگا۔ تم نے خود ہی الگ کمرہ چوز کیا میں اس فاصلے کو بھی تمہاری خوشی سمجھتا رہا مگر درحقیقت تم ڈرتی تھی میں کسی دن تم سے ٹکرا کر تمہیں کوئی بات نہ کہہ دوں۔ یہ بات مجھے بہت بعد میں سمجھ آئی تم میرے گھر کو سنوارتی تو کبھی مجھ پر حق اور محبت جتاتی مگر مجھے سچ سننے کا انتظار تھا۔ تمہیں لاتعداد بار برا بھلا بھی کہا تاج محل دکھا کر تمہارے جذبات بھی کریدنے چاہے مگر تم اپنی ضد پر تھی کہ تمہیں سچ منہ سے بیان نہیں کرنا تمہاری گھر کی طرف دن بدن بڑھتی لگن دیکھ کر میں نے تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جانے کا فیصلہ کیا مگر کسی کو تمہارا مسئلہ سمجھ ہی نہ آتا تھا سب تمہیں تکلیف دیتے تو وہ تکلیف مجھے ٹارچر کرتی پھر میں نے نیٹ پر سرچ کیا تو مجھے ڈاکٹر رومیسہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ انہوں نے تمہارے علاج کی یقین دہانی کروائی تھی۔ وہ ایسے بہت سے پیشنٹس کا شفایاب علاج کر چکی تھیں۔ اس دن تمہیں گھر سے صرف اس لئے بھیجا تا کہ تمہارے زخمی پاؤں دیکھ کر میں تمہارا بھرم نہ توڑ دوں ان پر مرہم لگاتے کہیں جذبات کی روح میں نہ بہہ جاؤں اور پھر میں چاہتا تھا تم اب بیساکھیوں کے سہارے سے نہیں بلکہ خود چل کر مجھے چائے دو۔ تم میں ایسا کچھ بھی نہ ہو جو تمہیں نظر چرانے پر مجبور کرے تمہارے آنسو دل پر پتھر رکھ کر نظر انداز کرتے مجھے تمہیں بھیجنا پڑا یقین کرو جب تم نہیں تھی تو وہ لمحات وہ دن رات قیامت کے تھے میں کبھی تمہیں نہ نکالتا اور یہ گھر تمہارا ہے ہمارا ہے ہمارے بچوں کا ہے جن کا کمرہ تم نے بہت پیار سے سیٹ کیا تھا۔ لیکن سب ٹھیک ہونے سے پہلے تمہارا ٹھیک ہونا

Copyright by New Era Magazine

ضروری تھا میں جانے سے پہلے عدیل کو سب بتا کر گیا تھا کہ میں پہلی رات سے سچ جانتا ہوں جب سے تم میرے گھر ہو اس رات سے پھر اسے اپنے پلان میں شامل کرتے میں چلا گیا مگر جس طرح تم بیچاری ڈاکٹر رومیسہ کو دیکھ رہی تھی ہم تینوں تم سے شرارت کرنے لگے۔ وہ ہمارے پلان کا حصہ نہیں بس شرارت تھی، لیکن ہر وقت بول کر دماغ چاٹنے والی نوال کی زبان تالو سے چپکی دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا محبت یکطرفہ ہرگز نہیں ہے تم بھی اس بے غرض محبت میں میری ساتھ ہو میری ہمسفر ہو بس کیا تھا رومیسہ کے پلان کے مطابق شاپنگ کرنے جانا اور پھر سیدھے طریقے سے تمہیں دماغی جھٹکا دینا مگر نیچرل طریقے سے دینا تھا۔ کیونکہ رومیسہ کے مطابق تم دماغی جھٹکے سے شاکڈ میں گئی تھی جس سے تمہارے پیر مفلوج ہو گئے اب کوئی بڑا شاکڈ اور المیہ ہی تمہیں ان سب سے نکال سکتا تھا مگر یہ سب ہوتا اس سے پہلے تم رونے دھونے لگ گئی۔ معلوم ہے کتنی دیر تمہیں چپ کرواتا رہا اس دن کار میں تم عدیل کے نہیں میرے شانے میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔ میری شکایت مجھ سے ہی کر رہی تھی۔ تمہاری طبعیت نہ بگڑ جائے اس لئے تمہیں سُلانا پڑا دو گھنٹے تم میرے شانے سے لگی سوتی رہی اور تمہارے اٹھنے کے انتظار میں بیچارے عدیل اور رومیسہ دھوپ میں جلتے رہے۔ حد کرتی ہو انسان سونے سے پہلے دیکھ تو لیتا ہے سو کس کے شانے پر رہا ہے اچھا خاصا رومینٹک ماحول تھا مگر تمہارا بھائی مجھے ایسے گھور رہا تھا جیسے میں نے جان بوجھ کر یہی چاہا ہو۔

Copyright by New Era Magazine

پھر کیا تھا تم جاگی تمہیں جاگتا دیکھ میں باہر نکل گیا اور تمہارے سامنے صرف خود ہی مجھے بچانے کا چانس تھا عدیل اور رومیسہ جا چکے تھے۔ اور تم آگئی میری جھانسی کی رانی بن کر مجھے بچانے اور جب سے تم خفا ہو، یقین مانو رومیسہ کو میں صرف تمہاری ڈاکٹر کی حیثیت سے جانتا ہوں اسکا اور میرا کوئی سین نہیں ہے۔ یہ گھر یہ جگہ صرف تمہاری ہے۔ میں خود بھی تمہارا ہوں تمہیں اتنے دن میرے ساتھ رہ کر بھی یقین نہیں آیا۔ تم سے محبت کی شدت اتنی ہے کہ تمہارے دادو اور عدیل کے فریب سے ایک دن بھی خفا نہیں ہوا حلانکہ میرا حق بنتا تھا میں روٹھ جاتا اور تم مناتی مگر یہاں وہ محاورہ بن رہا ہے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری میں تو گھاٹے میں ہی رہا نہ مجھے نوال ملی نہ در یہ۔

مجھے بتاؤ میرا ان سب میں کیا قصور تھا تم سے محبت کرنا؟ یہی قصور تھا؟ تم جو چاہے سزا دے دو مگر مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا" ناجین نے بات کا اختتام کیا تو نوال نے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ لئے۔ "ایسے نہیں چلے گا بھئی میری اتنی لمبی بات پر منہ بھی چھپا لیا یہ تو ناانصافی ہے۔ نرمی سے تکیہ اسکے سر کے نیچے سے نکال کر نوال کا سر اپنی گود میں رکھے وہ اسکے ہاتھ ہٹانے لگا۔ "چلو مت ہٹاؤ ایسے ہی بتا دو خفا کیوں ہو؟" نوال کے ہاتھوں کی مظبوط گرفت دیکھ کر وہ پھر سے سوال کرنے لگا۔ "آپ نے مجھے گھر سے چلے جانے کو کہا تھا۔" دبی دبی آواز میں کہا گیا۔

"کیا بول رہی ہو؟ ٹھیک سے سنائی نہیں دیا۔!" ناجین نے کان کھجاتے کہا۔ "مجھے غلط فہمی تھی کہ آپ نے مجھے گھر سے نکالا تھا" پھنسی سی آواز گلے سے نکلی۔ "مجھے نہیں سمجھ آ رہی ایسا کرو تم سو جاؤ تھک گئی ہو گی، میں چلتا ہوں۔" ناجین سنجیدہ لہجے میں کہتے اسکا سر گود سے ہٹانے لگا مگر وہ بھی نوال تھی فوراً شرم کی ایک طرف اور رکھ کر اسکا کالر جکڑ لیا۔

"مجھے لگا آپ نے مجھے نکالا ہے مگر آپ نے مجھے میری بہتری کے لئے خود سے دور بھیجا تھا سن لیا؟؟ آ گئی آواز یا اور زور سے بولوں؟" خود پر جھکے حیران سے ناجین کو دیکھتے وہ خفا لہجے میں کہہ رہی تھی وہ حیران تھا تو وہ خفا پھر ایک دوسرے کو دیکھتے دونوں ایک دم ہنس دیئے۔ ہنستے ہوئے ناجین نے بتایا

"مجھے بائیک چلانے کا شوق ہے مگر آتی نہیں تم سکھاؤ گی مجھے۔؟" دریہ اسکا مضبوط ہاتھ پکڑے اسکی گود میں سر رکھے تھی شرارت سے اسے دیکھتے بولی "پیچھے بیٹھنا پڑے گا" دریہ کی بات پر وہ فوراً بولا۔ "مجھے منظور ہے۔ بس تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ" دریہ کو اٹھاتے وہ اپنے کمرے میں لے گیا اس پر کمبل اڑاتے وہ رکا۔ "مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی نہ ہی عدیل نے بتائی جس دن تمہاری شادی تھی بارات کیسے لوٹ گئی اور کارڈز کیسے اور کیا تھا وہ سب پھر عدیل کا جاہلوں کی طرح تمہیں مارنا؟"

"آپ نے کارڈ دیکھا ہوتا تو اپنا نام پڑھ لیتے۔" دریہ نے آنکھیں شرارت سے گھمائیں تو وہ وہیں کھڑا اپنی عقل کو کوستا رہا۔ "اور عدیل نے جو کیا تھا وہ سب ناٹک تھا، سکرپٹ تھی، چند

Copyright by New Era Magazine

کالونی والوں کو بلا کر پہلے یہ سب کہا گیا۔ اس بدتمیز نے میری اتنی برائی کی کوئی ہمدردی سے آگے نا بڑھا اوور ایکٹنگ دل تو چاہ رہا تھا دو تھپڑ ہی لگا دوں چار بار اس نے مجھے لنگڑی بولا۔ اور آپکی کار آتے دیکھ مجھے پانی لینے بھیج دیا۔" وہ منہ پھلا کر بولی تو ناجین بستر پر گرتے پھر پوچھنے لگا" اور وہ جو کانچ پکڑنے کے بعد ہوا وہ بھی تم لوگوں کا پلان تھا؟" دریہ کو یاد آیا وہ ناجین کے کس قدر قریب تھی۔" ہاہ نہیں قسم سے ایسا کوئی ڈائیلاگ دادو نے لکھا ہی نہ تھا وہ تو اس نوٹنکی نے پنجابی فلموں سے دیکھ کر نکالا تھا اور ہمیں بنا بتائے ایڈ بھی کر لیا اگر ایسا کوئی سین ہوتا تو میں آپ کے پاس کیوں چھپتی میں تو سچ میں تب ڈر گئی تھی۔۔" دریہ کے جھرجھری لینے پر وہ مزید بولا۔" سچ تم نے مجھے بہت پاگل بنایا کہیں سے بھی وہ سب ڈرامہ نہ لگ رہا تھا۔ اور میں مزید پاگل بن جاتا اگر تمہارا کھلا بیگ میرے پاؤں لگنے سے بکھر نہ جاتا۔۔ یہ بتاؤ تمہاری یہ پلکیں اصلی ہیں یا پھر یہ بھی مجھے پاگل بنانے کو لگائی ہیں"

ناجین کے خفا ہونے پر وہ اپنی جادوگر ہنسی اسکے گرد بکھرانے لگی۔۔" سو فیصد اصلی ہیں چاہے تو چھو کر دیکھ لیں، خفا مت ہوں مجھے منانا نہیں آتا۔ ایم سوری میرے موچھڑ ہسبنڈ۔" وہ اسکی مونچھیں چھیڑ کر بولی تو ناجین فوراً مان گیا۔ اندھے کو کیا چاہیئے تھا دو آنکھیں۔

" ہنی مون پر چلو گی؟" ناجین کے پیار سے پوچھنے پر وہ شرمائے بنا پوچھنے لگی۔" کہاں؟؟ تاج محل؟" دریہ کے بوجھ لینے پر وہ بے ساختہ گڑبڑایا۔

”نہیں، نہیں جہاں تم کھو وہیں تاج محل میں کیا رکھا ہے۔ اتنا پرانا سا تو ہے۔“ وہ اب اسے خفا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ "اگر وہاں کچھ نہیں رکھا تو مجھے کہیں نہیں جانا گڈ نائٹ" نوال خفا ہوئی تو وہ اسکی اس ادا پر بھی مسکرایا وہ محبوب تھی اور محبوب بنا ہی روٹھنے کے لئے ہے اب اسے محبت سے منانے کی لذت بھی انوکھی اور دلکش تھی۔

اپنے پیار کے حصار میں اسے لیتے اسکے پور پور کو محبت کی کونپلوں سے سجا کر اسے معتبر کرنے والی محبت ناجین اسے سونپنے لگا وہ بھی اسکی محبت سے سرشار ہوتی خود کو خوش نصیب تصور کرنے لگی۔۔ بے شک۔ اللہ صبر اور ہمت کا دامن تھامنے والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ ناجین اللہ کی رضا پر راضی ہو گیا تو دریہ اس المیے پر صابر تھی ہمت کا دامن دونوں نے ہی نہ چھوڑا تھا پھر کیسے ممکن تھا انہیں انعام سے نوازا ہی نہ جاتا۔۔

*****

”ختم البخیر“

Website: www.neweramagazine.com
Copyright by New Era Magazine

نوٹ

دلِ آشنا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine
http://www.neweramagazine.com
New Era MAGAZINE

کچھ نیو ایرا میگزین کے بارے میں

نیو ایرا میگزین نے اپنے سفر کا آغاز 2 نومبر 2018 سے کیا ہے۔ کومل اکرام احمد کا لکھا گیا یہ ناولٹ (دلِ آشنا) نیو ایرا میگزین کی پہلی اشاعت ہے۔ نیو ایرا میگزین کی تخلیق کا مقصد ادب کی ترقی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے آنے والے اور سوشل لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ جہاں وہ اپنی لکھنے کی صلاحیت کو فروغ دے سکیں۔ اُردو ادب کے میدان میں ہمارا مقصد قارئین تک غلطیوں سے پاک مواد کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ اگر آپ کے اندر ایک لکھاری کی خصوصیات پائی جاتی ہیں تو بلا جھجک ہمیں اپنی تحریر neramag@gmail.com پر بھجوا دیں یا پھر آپ ہمیں فیس بک پیج پر بھجوا سکتے ہیں۔ Fb/Page/New Era Magazine ہماری کوشش ہو گی کہ قارئین اور اپنے لکھاریوں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں جہاں تک ممکن ہوا ہم آپ کی تحاریر کو ضرور فروغ دیں گے۔ ان شاءاللہ آپ ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میدان میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ہم شکر گزار ہیں مصنف کہ جو انہوں نے ہمارے لئے وقت نکالا اور ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی تحریر ہمیں شائع کرنے کیلئے بمعہ جملہ و حقوق کے دی۔ ان شاءاللہ ہم ان کو مایوس نہیں کریں گے جنہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہوئے ہمیں اپنا قیمتی وقت بخشا۔ (جزاک اللہ)

ادارہ

نیو ایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine